1433

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम ... सन्धिया
6 ट्रैक्ट
लेखक ... आर्य सभा पंजाब
प्रकाशन वर्ष ... 1911
आगत संख्या ... 1433

نوٹ

ے آغاز میں لالہ ہنسراج جی پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور نے
دن پر لیکچروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ چار لیکچر مختلف وقتوں پہ
ور آریہ سماج کے سپتاہک جلسوں پر دیئے۔ جنمیں سے صرف تین کے
ے۔ ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی لاہور نے ان لیکچروں کو مفید اور
ں کر کے چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ اس کوشش کا نتیجہ ان اوراق
یں آریہ پبلک کی نذر کیا جاتا ہے۔

ں کی لفظ بلفظ رپورٹ لینے میں از حد کوشش کی گئی ہے۔ مگر پھر
ے کہ کئی ایک کمیاں رہ گئی ہوں۔ پڑہتی دفعہ ہمیں امید ہے کہ ناظرین
صنّف کے فرق کو بھول نہ جائینگے۔ لیکچرار مضمون والی عبارت آرائی اور
رگز ہرگز نہیں کر سکتا۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔ مصنّف کی طرح اپنی عبارت کو
ن کرنے کا اسے کوئی موقع نہیں۔ اسکے چھپے ہوئے لیکچر ایک اور گھاٹے
ے ہیں۔ نہ ہی تو ان میں اسکی زبان کا وہ میٹھا رس ہے۔ اور نہ اسکے ہاتھوں
س ہے کہ وہ اپنے خیالات کو حاضرین کے دلوں پر میخونکی طرح گاڑتا جاتا تھا
کا اُتار چڑھاؤ اسکی ذاتی خوبیاں جنہیں کہ اسکی موجودگی لوگوں کے دلوں پر
تی ہے۔ کسی طرح پر بھی کاغذوں کی سیاہی اور سفیدی میں لائی
ں۔ پھر بھی کوشش کی گئی ہے کہ ان لیکچروں کو مفید اور موثر بنایا جاوے

لیکچروں کی رپورٹ دو تین دفعہ نقل کی گئی ہے۔ اور لکھا ہؤا مسودہ لالہ صاحب کو دکھا دیا گیا ہے۔ پہلا۔ اور تیسرا لیکچر لالہ صاحب نے خود اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے اپنے ہاتھوں لکھا ہے۔ اور اس کے علاوہ کتاب کا انٹرڈکشن بھی انہیں کے قلم سے ہے۔

لیکچرار نے اپنے لیکچروں میں ہندی الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا ہے۔ اگرچہ ہماری خواہش تھی کہ مشکل ہندی الفاظ کو اردو میں تبدیل کر دیا جاوے۔ لیکن اصل مطلب کے مفقود ہو جانے کے اندیشے نے ہمیں اس خواہش سے باز رکھا ہے۔ تاہم اردو پبلک دان کی سہولت کیواسطے ہمنے حاشیہ میں بہت مشکل ہندی الفاظ کے اردو معنے بھی لکھ دیئے ہیں۔ یہ لیکچر ہندی بھاشا میں بھی چھپ رہے ہیں۔ اور امید ہے کہ بہت جلد ہندی دان پبلک بھی ان سے مستفید ہو سکیگی۔

"ایڈیٹر"

انٹروڈکشن

سندھیا

سندھیا سنسکرت کے دو شبدوں "سم" اور "دھیا" سے بنا ہے۔ سم کا
ارتھ ہے "اچھا"۔ اور دھیا کا ارتھ دھیان ہے۔ اس لئے سندھیا سے
مراد اُن منتروں سے ہے۔ جن کے ذریعہ سے پرماتما کا دھیان اچھی طرح سے
کیا جاوے۔ اور ہم ہر دیہہ کی سرلتا اور پریم اور آتما کے درڑھ وشواس کے
ساتھ اُن کے چرنوں میں واس کرتے ہوئے اُن سے پرارتھنا کر سکیں۔ واستو
میں تو وید کا ہر ایک منتر "سندھیا" میں (جو "برہم یگیہ" میں جو سندھیا کا
دوسرا نام ہے) آسکتا ہے۔ مگر رشی لوگوں نے دِویہ ورشٹی اور پرم
سوکھشم بدھی سے انہیں منتروں کو چن کر ان کو ایک جگہ ایکشرت کر دیا ہے۔ اکٹھا
یہ منتر سموہ اور ان کی ترتیب اس طرز سے رکھی گئی ہے کہ آتما کے اُوچ سے
اُوچ بھاؤ اُن کے دوارا اُلشٹ ہو سکتے ہیں۔ اور ان کی سہایتا سے ہم اپنے
پرم پتا اور جگت وِدھاتا سے ملاپ پیدا کر سکتے ہیں +

یوں تو ہر ایک دم جو پرماتما کے سمرن میں گزرے۔ بڑے پنوں کا پھل
ہے۔ اور اگر منشیہ کا ایک ایک روم زبان بن جائے۔ اور اُس کی آیو سہسر
کی ہو۔ تو بھی پرماتما کے بھجن روپی رن کو ادا نہیں کر سکتا۔ تھتھاپی برہم چریہ
اور گرہستھ کے انیہ کرتویوں کو اوشیک سمجھ کر اور منشیہ کی دھرم شکتی کو
ہری مت انو بھو کر کے رشیوں نے سندھیا کیلئے دو کال نیت کئے ہیں جنمیں سندھیا کرنا اوشیک دھرم ہے

دونوں سمیہ سندھی کے سمیہ ہیں - ارتھات جس وقت دن اور راتری کا ملاپ ہوتا ہے - وہی سمیہ پرماتما کی ستتی - پرارتھنا اور اُپاسنا کا ہے - یہ ملاپ دو کالوں میں ہوتا ہے - پراتہ کال جب نکھشتر است ہونے لگیں - اُس سمیہ سے سوریہ کے چڑھنے تک اور سائنگ کال سورج کے است ہونے کے سمیہ سے نکھشتروں کے اودے ہونے تک - اِنھی دو کالوں میں سب کام چھوڑ دینے چاہئیں - نہ بھوجن - نہ مشین - نہ ویوہار - اور وارتالاپ سب کے سب بند رہیں - یہ سمیہ کیول پرماتما کے سمرن کا سمیہ ہے - اور اِس کاریہ کے لئے اس کو خرچ کرنا چاہئے - اِن سموں کو نیت کرتے ہوئے رشیوں نے بڑی سوکھشم درشٹی سے کام لیا ہے - پرتھم تو یہ کال ہی ایسے ہیں کہ اِن میں سوبھاوک ریتی سے من شانت ہوتا ہے - پرکرتی کا اشچریہ روپ ادبھت درشیہ ہماری آنکھوں کے سامنے آکر سویم ہی بہُورنگی پرماتما سے ملنے کی اچھیا اُتپن کر دیتا ہے - اور دوتیہ اس نیت سمیہ کو جاپنے کے لئے دھنی اور دردر - راجا اور کنگال سب کو ایک جیسی آسانی ہے - گھڑیوں اور کلاکوں کے خریدنے کی ضرورت نہیں ہے - ہر ایک شخص وہ کیسا ہی غریب کیوں نہ ہو - اگر اُس کے اندر بھاؤ ہے - سمیہ پر اپنے مالک کو یاد کر سکتا ہے - سمیہ کی نیتی بھی ایک ضروری بات ہے - ہماری زندگی میں ایک سمیہ کیلئے ایک آوشیک کام ہونا چاہئے - اور ہر ایک آوشیک کام کے لئے کوئی سمہ نیت ہونا چاہئے - نیت سمہ پر جو کام ہو - وہ دل سے کیا جا سکتا ہے اور اُس کے کرنے کی خواہش خود بخود دل میں پیدا ہو جاتی ہے - جس طرح سے بھوجن کا سمہ سدا کے لئے نیت کرنے سے نشچت سمہ پر بھوک لگ

ستارے غروب

قدرتی طور پر

بہترین ذریعہ

آتی ہے۔ اور دل بھی چاہتا ہے کہ بھوجن کریں۔ اسی طرح نیت سمے کے ہونے سے سندھیا کرنے کے لئے بھی خود بخود اچھیا ہمارے من میں ہوگی اور اگر ہم سمے کو نیت نہ کریں۔ تو پرماتما کا بھجن رہ جائے گا۔ اور ہم اپنے بہت سے پتت ہو جاویں گے۔ اس لئے اوپاسک کے واسطے اوشیک ہے۔ کہ وہ سمے کا خیال رکھے۔ اور نیت سمے پر سندھیا کرنے کی چیشٹا کرے۔ جس دن کسی وشیش کارن سے نیت سمیہ پر ایشور سمرن نہ کر سکے۔ اس دن کو اپنی ہانی کا کارن سمجھے۔ اور اس ہانی کو پورن کرنے کے لئے دوسرے سمے پر سندھیا بندھن کرے۔ پرنتو ایسا کبھی نہ ہو کہ دن اور رات پرماتما کا نام لینے کے بغیر ہی گزر جاویں۔ اس وشے پر پرماد کرنے سے بڑا پاپ ہوتا ہے ؞

سندھیا کا استھان نرجن ہونا چاہئے۔ اچھا تو یہ ہے کہ پراتہ کال ہی اٹھ کر ہم کسی ندی کے کنارے پر چلے جائیں۔ آوشیک کرت سے فارغ ہو کر وہاں ہی کسی شدھ استھل پر جہاں استری پرشوں کی آوازیں ہم تک نہ پہنچیں۔ سندھیا کے لئے اپنا آسن جما لیں۔ اور سندھیا کے سمے کو پرماتما کے سمرن میں خرچ کریں۔ وہاں پر شدھ جل کے سمکھ جنگل کی جل [illegible] پرائن شکتی وردھک۔ سگندھت نرمل وایو کے پان سے ہمارے شریر میں اروگیتا اور آتما میں پرساد پیدا ہوگا۔ پرنتو کال کے پربھاو سے لوگوں کے اندر سردی اور گرمی کے سہن کی شکتی نیون ہونے سے اور ندیوں کے کنارے پر راج کی اتھوا شریمانوں کی توجہ کے ابھاؤ سے ایکت سادھن نہ ہونے کے کارن ندیوں کے کناروں پر پرایہ وہ نرجنتا نہیں ہوتی۔ جس کے بنا دھیان

کا لگنا بڑا کٹھن ہے۔ اس لئے یدی یہ سادھن آپ کبدھ نہیں ہیں۔ تو اپنے مہیا
گھروں میں اتھوا سماج کے مندروں میں یا کسی اور ایسے ستھانوں پر جہاں
شانتی وراجمان ہو۔ اپنے اس نتیہ کرتویہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ پرنتو دھیان
رہے۔ کسی اچھے ستھان کے ابھاو میں یہ بہتر ہے۔ کہ سندھیا کو برے ستھان
میں بیٹھ کر کرلیا جاوے۔ بجائے اس کے کہ اس میں ناغہ کرلیا جاوے۔ کیونکہ
نتیہ کرم کا کرنا شواس اور پرشواس کے سمان ہے۔ اور جس طرح سے وہ بند نہیں
ہو سکتے۔ اسی طرح سے نتیہ کرم میں بھی تیاگ نہیں ہو سکتا ÷

نرجن ستھان میں یکت سمے پر سندھیا کرنے کے لئے جب ہم بیٹھیں گے
تب ہمیں انوبھو ہو گا۔ کہ ہم ایک کٹھن کاریہ میں پرورت ہوئے ہیں ہمارے داخل
نیچ اندر پریم اور سدبھاؤ کے انکر موجود ہیں۔ پرنتو جو ہمارے اپنے آتما پتر ہم نیک خیال
سے ہی جنم لینے والے من کے اندر ورتمان۔ اسر دراجمان ہیں۔ وہ ان
دویہ شکتیوں کو چھن بھن کر ان کی جگہ اپنا بل ستھاپت کرنے کے واسطے ادیت نیک طاقتیں
ہیں۔ ہم پریم اپنے اندر دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس کی جگہ راگ اور دویش کے ویت
ڈراونا درشن دیتے ہیں۔ ہم شانتی کے ہیت ایچھو ہیں۔ اور کرودھ کا بھینکر روپ خواہشمند
ہمارے سامنے آکھڑا ہوتا ہے۔ ہم دھرم کی یاچنا کرتے ہیں۔ اس کی
بجائے کام اور اس کے وشئے موہنی سروپ دھارن کرکے ہمارے من
کو آکرشت کرلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پرماتما۔ پرلوک۔ پنر جنم اور
موکش پر سنشے اتپن ہو کر ہردیہ کو گھیر لیتے ہیں۔ اور دل میں آتا ہے۔ کہ شک
سندھیا پرارتھنا اور اپاسنا کے سارے بکھیڑے کو لپیٹ کر آنند لابھ
کریں۔ اور ساتھ ہی اتنے میں یہ وچار اتپن ہوتا ہے کہ آنند پرد کو چھوڑ کر

آنند کہاں - راگ دویش - کام - کرودھ اور وشیوں کی سینا کے اندر رہ کر کس فوج
نے سکھ اور شانتی کو لابھ کیا ہے؟ یہ راکھشس تو سکھ اور شانتی کے شترو
ہیں - نہ کہ اُن کے دان کرنے والے - جن رشیوں - مہارشیوں اور مہاتماؤں
نے شریے ہیں کا مارگ لیا ہے - اُنہوں نے تو ان ورتیوں کے ساتھ یدھ نیکی
کیا ہے - نہ کہ ان کے ساتھ سندھی گانٹھی ہے - پھر سکھ اور شانتی بھی کیا
تچھ پدارتھ ہیں - اُس دھیان کر تو یہ کے سامنے جو ہمارا اوید کرتا - جگت ودھاتا
پرماتما کی اور ہے - وہ تو ہمارے پتا ہیں - اُنہوں نے ہمیں جنم دیا - وہ ہماری
ماتا ہیں - کیونکہ اُن کے پریم کی درشٹی دن اور رات ہماری رکھشا کرتی ہے
وہ تو ہمارے بھراتا ہیں - اُن ہی کی بھجابل سے ہم اس سنسار کے سنگرام
میں وجے پراپت کرتے ہیں - نہیں نہیں وہ ہمارے سکھا ہیں - ہماری فتح
رکھشا - ہماری تشٹی اور ہماری زندگی میں پریم اور آنند اور سنہیہ کی مٹھاس
پردان کرتے ہیں - متر کا سروپ دھارن کئے ہوئے سدا ہی ہمارے
شریر روپی رتھ کے نیتا بنے ہوئے انگ سنگ ورتمان ہیں - باہر کی چلانیوالے
سرشٹی کی طرف جب ہم درشٹی ڈالتے ہیں - تب پرتیت ہوتا ہے - کہ یہ
ہمارے اشٹ متر - اس لوک کے ایک ماتر پتی - اور اس پرتھوی اور دیو پیارے
کے ایک ماتر سیارا ہیں - اُنہوں نے اسنکھیات سورج منڈلوں کو اُتپن اَن گنت
کر کے اپنے پیروں پر قائم رکھا ہے - وہ اُس سارے برہمانڈ کے پتی
راجا اور شاسن کرتا ہیں - نہ وہاں تک سورج کی پہنچ ہے - نہ چاند اور ستاروں
کی گتی ہے - اگنی کی تو مجال ہی کیا ہے - کہ وہاں تک دیکھ بھی سکے - ہم
نربل جیوآتما ایسے انت اور سروشکتیمان سوراٹ کے راجیہ میں واس کرتے

ہوئے سب پرکار کے آنند سُکھ بھوگتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ کرتویہ نہیں۔ کہ ہم
اپنے راجا کی مہما کو چنتن کر اپنے مالک کے گنوں کو گائیں۔ اور اپنے ماتا۔
پتا اور متر سے ملنے کی چنتا کریں۔ دھکار ہے۔ ہمارے جیون پر اگر ہم پرماتما
کے چرنوں میں بیٹھنے کا یتن نہ کریں۔ ہمارے جیسا کونسا کرتگھن ہوگا۔ اگر ہم ناشکرگذار
اُس کو بھول جاویں۔ شواس پرشواس میں ہمیں یاد رکھنا ہے۔ اس وچار
سے بلوان ہو کر آتما کا آلسیہ دور ہو جاتا ہے۔ من کی نربلتا بھاگ جاتی ہے
رالکھش اور رتیہ بھی کچھ سمہ کے لئے پرے ہو جاتے ہیں۔ ہردیہ میں شانتی اور
اُتساہ وراجمان ہوتے ہیں۔ اب پرانایام کرو۔ اور بھی چت نرمل ہوگا۔ اس
پراپت بھومی کو ستھر رکھنے کے لئے بار بار پریتن کرو۔ یہ ہی ابھیاس ہے
اس چت کی صفائی اور پرماتما کے یوگ کے مقابلہ میں دشیرن کے سکھوں
کو تچھ سمجھو۔ یہی ویراگ ہے۔ ان دونوں سادھنوں سے اپنے اندر اور
بل گرہن کرو۔ اور پربھو پرماتما کی اننیہ بھگتی کے یوگیہ بنو۔ اس پرکار چت کو
اِلکت اور نرمل کرنا پرماتما کے پوجن کی ودھی ہے۔ وہ سنسار کے پشپ
اور جل دھن اور دولت کے خواہش مند نہیں ہیں۔ دنیا کے باہر کے آڈمبر
اُن کو پرسن نہیں کر سکتے۔ اُن کی سچی پرسنتا تو اس پر ہے۔ جو اپنے ہردہ کو
ایک چھوٹے بالک کے سمان شدھ اور نرمل بنا کر کیول اُن ہی پر آشرہ
کرتا ہوا اُن کے چرنوں میں وراجمان ہوتا ہے۔ اس لئے سب آڈمبروں
کو چھوڑ دو۔ اور کیول چت کی سرلتا اور پرساد کے پشپ لے کر اس پربھو
پوجا میں پرورت ہو۔ جو کچھ دل میں ہو۔ وہ نربھے ہو کر کہو۔ اور پھر سب کچھ
اُن کی مرضی پر چھوڑ دو۔ وہ ضرور ہم کو سنیں گے۔ اور اپنی جیوتی سے ہم کو

رستہ دکھلائینگے

پتھ پرورش کرینگے +

سندھیا سویم ایک شستر ہے۔ اور بڑا بلوان شستر ہے جیسے سورج

تاریکی کی فوجیں

کی رشمیوں سے رات کی سینائیں سویم ہی چھن بھن ہو جاتی ہیں۔ اُسی طرح سے

شمالوں

پاپ کے دل اس شستر کے سامنے نشٹ بھرشٹ ہو جاتے ہیں۔ ان

منتروں کی اوبھت شکتی ہے۔ ان کے ارتھوں پر وچار کرنے سے جیون کے

آدرش اوچیہ ہو جاتے ہیں۔ آتما کی شکتیاں مہان بن جاتی ہیں۔ پاپ کی

رُچی کم ہو جاتی ہے۔ ایشور میں پریم بڑھتا ہے اور سچی رہنمائی زندگی میں

ہوتی ہے۔ سندھیا کو سپھل کرنے کے لئے ان سب چیزوں کی ضرورت ہے

مگر یہ سب چیزیں بھی سندھیا سے پیدا ہوتی ہیں۔ ان پدارتھوں سے بڑھ کر

جیو آتما پرماتما کے درشن کر کے امرت بنتا ہے۔ اور پاپ کے بندھنوں کو

توڑ کر موکش دھام کو پراپت ہوتا ہے۔ شت پتھ براہمن میں لکھا ہے کہ اس

ساری پرتھوی کو دھن سے بھر کر دان دینے سے جو پھل پراپت ہوتا ہے

اس سے تگنا یا اس سے بھی بڑھ کر یا اننت پھل اُس کو پراپت ہوتا ہے

جو ٹھیک ٹھیک جانتا ہوا۔ ہر روز سوادھیائے کرتا ہے۔ اس لئے سوادھیا

کرنا چاہیئے۔ دوسری جگہ پر بھی وہی رشی فرماتے ہیں کہ اس پرتھوی اور دیو

کرم لیت

میں جتنے محنت کے کام ہیں۔ اُن کی پرم کاشٹا سوادھیائے ہے اس

شخص کے لئے جو سمجھ کر سوادھیائے کرتا ہے۔ اس لئے سوادھیائے

اچھی طرح کرنا چاہیئے +

میرے پیارے بھائیو۔ اس پرم شستر کو دھارن کرو۔ اپنے آتما

کے ویریوں سے یُدھ کر کے اپنے آتما کے اندر سُکھ اور شانتی کا راجیہ کرو۔

اِس پرم اوشدھی کی کرپا سے آپ کے مل دور ہونگے۔ اور آپ کا چت نرمل ہوگا۔ چت کے پرساد سے آپ پرماتما کے درشن کرنے کے یوگیہ ہوگے اور آپ کو دھرم ارتھ کام اور موکش کی سدھی پراپت ہوگی +

ہنسراج

آچمن منتر

ओं शन्नोदेवीरभिष्टय आपोभवन्तु पीतये शंयोरभिस्रवन्तु नः (यजुर्वेद ३६ । १२)

نرجن ستھان اور شدھ آسن پر بیٹھکر جب ہم رشیوں کی پدھتی کے انوسار پرماتما کا پوجن پرارمبھ کرتے ہیں تو سب سے پرتھم جس منتر کو ہم پڑہتے ہیں وہ یہ ہے اور اس منتر کے پدارتھ کے ساتھ ہم تین بار آچمن کریا کرتے ہیں۔* آچمن کے کئی پریوجن ہیں - ایک تو یہ ہے کہ آچمن پاوک ہے اس کے دوارا ہم سنسارک اور پرمارتھک میں بھید کرتے ہیں۔ سنسارک دھندوں میں پھنسے ہوئے ہم جب کسی پرمارتھ کے کام کو کرنے لگتے ہیں تو ان دونوں اوستھاؤں کو الگ کرنے کے لئے آچمن کے دوارا ایسی ریکھا کھینچی جاتی ہے تاکہ اپاسک یہ سمجھے کہ میں اب سنسار کے دوند اور کلہہ سے نکل کر شانتی دھام کی حدوں میں پرویش کرنے لگا ہوں۔ اسی ہی اُدیش سے ہر ایک یگیہ اور پوتر کرم کے پرارمبھ میں آچمن کی آگیا دی گئی ہے۔ دوتیہ یہ کہ آچمن کے دوارا کنٹھ سے کف اور پت کی نورتی ہوتی ہے۔ گلا صاف ہو جاتا ہے اور پرانایام آدی کریاؤں کا کرنا سگم ہو جاتا ہے اور سندھیا کے کرنے میں ان دونوں دوشوں کے دوارا دگھن نہیں ہوتا

---

* آچمن اس طرح کیا جاتا ہے - کہ ہاتھ کی ہتھیلی پر کچھ جل گرا کر اوشٹوں کے دوارا اس طرح سے پیا جائے کہ وہ گلے سے زیادہ نیچے نہ اُترے۔

ترتیب یہ کہ اس دھرم کریا کو کرتے ہوئے آچمن ہمارے سواستھ کو بھی (صحت)
اننت کرتا ہے۔ اسی لئے بھگوان منو آدی نے بھوجن کے آربھ
اور انت میں اس کی آگیا دی ہے۔

جو جل ہمارے اندر جاتا ہے وہ ہماری پاچن شکتی کو بڑھا کر (ہاضمہ)
دیرگھ آیو پردان کرتا ہے اور جیسا رشیوں کے نیت نیموں کا
یہ پھل ہے کہ اس سے لوک اور پار لوک دونوں پریوجن
سدھ ہوتے ہیں۔ اسی طرح سے آچمن ہم کو سواستھ اور دیرگھ
آیو پردان کرتا ہوا ہمارا من پرماتما کے چرنوں میں لے جانے کے
لئے پرستوت کرتا ہے۔ ان کارنوں سے آچمن کرنا آوشیک ہے (تیار)
پرنتو جیسا تتو درشی شری سوامی دیانند جی نے لکھا ہے۔ یدی
جل نہ ہو تو آچمن نہ کرے پرنتو سندھیا سے پرماد نہ کرے (غفلت)
کیونکہ سندھیا مکھ ہے اور آچمن آدی کریائیں گون ہیں سندھیا
میں سہائتا دینے کے لئے نیت کی گئی ہے۔

تو یدی مکھ کرم کو چھوڑ دیا جاوے اسلئے کہ گون کرم کے سادھن موجود
نہیں تھے تو یہ ہماری بھول رکھتا ہے۔

اس آچمن منتر میں ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں۔ کہ ہے
بھگوان آپ دویہ سروپ ہیں۔ سرو ویاپک ہیں آپ ہمارے
کلیان اور پورتی کے لئے شانتی دینے والے ہیں آپ شانتی کی
ورشٹی ہم پر سب اور سے کریں۔

اس منتر کا یہ ارتھ ہوسکتا ہے کہ ہے پرماتمن آپ کی کرپا سے
دو یہ جل (جن سے ہم آچمن کرتے ہیں) ہمارے کلیان اور پورتی
کے لیئے ہم کو شانتی دینے والے ہیں اور شانتی کی ورشٹی
ہم پر سب ادھر سے کریں، پرماتمن آپ دو یہ سروپ ہیں سویم
پرکاش مانیہ ہیں۔ اور سوریہ چندرتا راگن آدی انیہ دو یہ پدارتھوں
کو پرکاش دیتے ہیں۔ یہ سب اپنا پرکاش نہیں رکھتے پرنتو
آپ کے دیئے ہوئے پرکاش سے پرکاش مان ہیں۔ جہاں پرکاش
ہے وہاں اندھکار اور پاپ نہیں۔ چونکہ وہ سردویاپک ہیں
اس لئے کوئی ستھان نہیں جہاں پرماتما کی جیوتی وراجمان نہ ہو۔
اس کا جاجولیہ مان پنیہ سروپ تیج ہر ایک سنسار کے گپت سے گپت
گمبھیر گھور میں وراجمان ہے پرنتو وہ پتا کیول تیجسوئی ہی نہیں ہے۔
وہ جل کے سمان شیتل اور شانتی کا پنج ہے۔ ان کے آدیش ماتر
غضبناک | سے سمندر کی سناٹے مارتی ہوئی لہریں اور کوپت وایو کے بھیانک | ڈراؤنی
طوفان
مُرت ایک منٹ میں شانت اور سم ہو جاتے ہیں۔ اس جیوتی
مئے اور مدھر سکھ شانت پتا کے چرنوں میں ہم اس اودیش سے جاتے
ہیں اس یگیہ میں کسی پرکار کے بھی دگھن آکر ہم کو نہ ستائیں۔ ہم پرماتما
پوجن نہیں کر سکتے جب تک ہمارا من شانت نہ ہو۔ اس شانتی میں
دگھن ڈالنے والے بہت سے کشو بجھ ہمارے اندر وراجمان ہیں۔ جب ہم
یگیہ میں پہنچتے ہیں راگ دویش کام کرودھ آدی سب شترو ہمارے

بخش

چھوڑنے کے قا

یگیہ کو ودھونس کرنے کو ادیت ہو جاتے ہیں جتنے ورجنیہ وچار ہیں وہ ویگ کے ساتھ ہمارے من کے سامنے آموجود ہوتے ہیں۔ تاکہ پرتما وچار سے ہٹ کر ہم پھر سنسار چکر میں ہی پھنس جاویں۔ ان راکھشوں کو دور کرنا بڑا کٹھن کام ہے۔ ہے پرماتما آپ سے ہماری یہ پرارتھنا ہے کہ آپ ہمارے سہایک بنیں۔ آپ کی کرپا سے اس یگیہ میں ہمارا من ایسا ایکاگر ہو اور ہمارے چت پر شانتی اور دھرم کی ایسی ورشا ہو کہ ہم بنا دکھن کے آپ کے چرنوں میں بیٹھ کر سکھ روپ بودھ کر سکیں۔ جہاں آپ ہیں وہاں پاپ اور اندھکار نہیں۔ ہم کو بھی اپنے پنہ اور شانتی میں سے کچھ پردان کریں۔

آچمن کے پشچات اندریہ سپرش منتر آتے ہیں وہ یہ ہیں۔

اندریہ سپرش منتر

ओं वाक् वाक्। ओं प्राणः प्राणः। ओं चक्षुः चक्षुः। ओं श्रोत्रम् श्रोत्रम्। ओं नाभिः। ओं हृदयम्। ओं कण्ठः। ओं शिरः। ओं बाहुभ्यां यशोबलम्। ओं करतलकरपृष्ठे।

اوم واک واک - اوم پرانا پرانا اوم چکھشو چکھشو
اوم شروترم شروترم - اوم نابھی - اوم ہردیم - اوم
کنٹھے - اوم شرہ - اوم باہو بھیام یشو بلم - اوم
کرتل کرپرشٹھے ؎

ہے پرماتمن آپ میری بانی اور بانی کو ہے پرماتمن آپ میرے پران اور پران کو آنکھ اور آنکھ کو - کان اور کان کو میری نابھی میرے ہردے میرے کنٹھ اور میرے سر کو بل دیں - ہے پرماتمن میری باہوں کے لئے یش اور بل پراپت ہو - ہے پرماتمن میری ہتھیلی اور ہاتھ کی پیٹھ کو بل دیں -

ان منتروں میں مختلف اندریوں کا نام لیکر اور پرماتمن کے سب سے پوتر نام اوم کو انکے پہلے لکھکر ان سے پرارتھنا کی گئی ہے - کہ وہ بل داتا شکتی سروپ جو منشیہ کی اندریہ اندریہ میں رمن کر رہے ہیں اور وہاں ستھت ہو کر اس کو جیون اور کاریہ شکتی پردان کرتے ہیں وہ پرتیک اندریہ کو بل دیکر سادھک کو کرتارتھ کرے - کیونکہ جب تک اس کے شریر میں آروگتا نہیں ہوگی اور اس کی اندریوں میں بل نہیں ہوگا - تب تک وہ پرماتما کی پراپتی کے سادھن پرپھلی پرکار ورتہ نہیں ہو سکتا - جتنی ہماری مانسک اور پرمارتھک کریائیں ہیں - وہ سب کی سب سواستھ شریر کے آدھین ہیں بیماری کی اوستھائیں نہ سنان نہ سندھیا نہ دھیان اور نہ سمادھی سمبھو

ہو سکتے ہیں۔ اسی لئے مہرشی پتنجلی جی نے اپنے یوگ سوتروں میں ویادھی کو یوگ کی گیارہ رکاوٹوں میں سے پرتھم درج کیا ہے۔

یہاں پر یہ پرشن اتپن ہو سکتا ہے کہ پرماتما کو پرارتھنا کرنے سے ہمارے شریر کے انگ کس طرح پشٹ ہو سکتے ہیں۔ اس کا اتر یہ ہے کہ سچے ہردے سے جو پرارتھنا اپاسک اپنے اپاسیہ سے کرتا ہے۔ وہ ادشیہ میو سپھل ہوتی ہے۔ یدی اُس میں کسی دوسرے کے ساتھ راگ اور دویش نہ ہو اور وہ پورن پرتیتی کے پشچات کی جاوے۔ یدی ہم پرماتما سے پرارتھنا کریں اور سویم کچھ بھی پرُشارتھ نہ کریں تو ہماری پرارتھنا ایک سچے ہردے سے نہیں پرنتو ایک کپٹی آتما سے اتپن ہوتی ہے اور وہ سرہ تھا سویکار ہونے کے یوگیہ نہیں ہردیہ کی سچائی اور لگاتار بلوان اچھا شکتی بھی اس سنسار کی مہان شکتیوں میں سے ہے اور جب وہ شکتی ایک دشواسی بھگت کے ہردیہ سے اتپن ہو کر اپنے پرکرتی میں سنسار میں وچرن کرتی ہے تو وہ پرکرتی کے پدارتھوں میں اسی پرکار سے تبدیلیاں پیدا کر سکتی ہے جیسے ودیت کی شکتی آجکل کے وگیانیوں کے ہستاگت ہوئی ہوئی منشیہ جاتی کو اپنی اپوروتا دکھلا رہی ہے۔ مورکھ منشیہ ودیت شکتی کو دیکھ نہیں سکتا پرنتو جب اس کے اپورو کرموں کو دیکھتا ہے تو چکت رہ جاتا ہے۔ ایسے ہی ایک پوتر آتما سے اتپن دِڑھ اچھا وہ پریورتن کر سکتی ہے۔ جو سادھارن منشیوں کو سوجھتے تک نہیں

اندریہ سپرش منتروں کے دوارا ہم اس سوکشم شکتی کو اپنے شریر کی پشٹی کے لیے برتاؤ میں لاتے ہیں اور بلوان ہو کر پرماتما کے پریو جنوں کو اس سنسار میں پورن کرتے ہیں۔ اسکے ساتھ یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اگر ہم پرم پتا پرماتما کے دربار میں کسی ایسی پرارتھنا کو لیکر چلتے ہیں۔ جس کی سدھی کے لئے ہم اپنی اور سے کچھ بھی پرتن نہیں کرتے تو ہم پرماتما کو دھوکا دینے کی چیشٹا کرتے ہیں اور پاپ کے بھاگی بنتے ہیں۔ اسلئے اس بھے سے کہ ہم نے پراتہ کال اور سائنگ کال پرماتما کے سامنے سیس نوا کر اپنے انگوں کی پشٹی کے لیے پرارتھنا کرنی ہے اور اگر ہم نے شریر کے سواستھ اور پشٹی کے نیموں پر آچرن نہ کیا تو وہ ہم کو دھوکا باز سمجھینگے۔ ایک سچے سادھک کے لئے اتنا ہی کہ وہ آیور وید کی آگیا انوسار اپنے شاریرک جیون کو گذارے وہ دن چریہ اور راتری چریہ کے نیموں پر بھلی بھانتی آچرن کرے اور اپنے سواستھ کو سدا ایسا رکھے کہ اپاسنا اور سمادھی کے شترو دکھن اس کے پاس پھٹکنے نہ پائیں اور وہ ان دکھنوں کے رگامی ویادھی دکھن کو سدا ہی اپنے سے پرے رکھ سکے۔

ان شریر کے بھن بھن انگوں کا نام لیتے ہوئے ہم کو یہ چنتن کرنا ہے کہ سرو ویاپک اوم ان انگوں کے ادھشٹاتا بن کر ان کو پریری چالن کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب تک آتما کے اندریہ وشواسش اپتن نہیں ہوتا تب تک ہمارے شریر کے انگ ہمیں مکتی پنتھ پر لیجانے کے لئے اسمرتھ ہوتے ہیں۔

اندریہ سپرش منتروں کے پشچات

ओं भू पुनातु शिरसी। ओं भुवः पुनातु नेत्रयोः। ओं स्वः पुनातु कराठः। ओं महः पुनातु हृदयेओं जनः पुनातु नाभ्याम्। ओं तपः पुनातु पादयोः ओं सत्यम पुनातु पुनः शिरसी। ओं खंब्रह्म पुनातु सर्वत्रः।

یہ مانا کہ ہمارا شریر پشٹ ہے اور ہماری اندریاں بلوان ہیں پر ان سے کیا لابھ ہے یدی ہمارا شریر اور ہماری اندریاں دھرم کے پنتھ پر چلنے والے نہ ہوں۔ بلکہ ان سے زیادہ ہانی کی سمبھاونا ہے کیونکہ جس پُرش کی شکتیاں ادھک ہیں وہ پاپ بھی ادھک کر سکتا ہے بہ نسبت اس شخص کے جو کہ نربل اور نیون شکتیوں والا ہو۔ شکتی ایک تلوار کے سمان ہے جو متر اور شترو دونوں کو کاٹ سکتی ہے۔ جب تک اس کا یوگیہ پریوگ نہ کیا جاوے کوئی شکتی شبھ پھل پیدا نہیں کر سکتی۔ اسلئے بل کیواسطے پرارتھنا کرنے کے پیچھے مارجن منتروں کے دوارا پرماتما سے پرارتھنا کرے

मार्जन मंत्र के अर्थ

ارتھ یہ ہے۔ پران روپ پرماتما ہمارے سر کو پوتر کرے۔
دکھوں کے دور کرنے والا پرماتما آنکھوں کو پوتر کرے۔ سکھ
سوروپ پرماتما کنٹھ کو پوتر کرے۔ مہاں پرماتما ہردیہ کو پوتر
کرے۔ سب کو اتپن کرنے والا پرماتما نابھی کو پوتر کرے۔ دشٹوں
کو دنڈ دینے والا پرماتما پاؤں کو پوتر کرے۔ اوناشی پرماتما پھر
سر کو پوتر کرے۔ سروویاپک برہم سب ستھانوں میں پوترتا کرے۔

ان منتروں کا نام مارجن منتر اسلئے ہے کہ ان کے دوارا
منشیہ کی شکتیاں نرمل اور پوتر کی جاتی ہیں۔ مارجن کا ارتھ ملنا اور
صاف کرتا ہے۔ جسطرح سے ایک برتن کو مل کر اسکا میل دور کرکے
اسکو شدھ اور پوتر کر لیتے ہیں اسطرح ان منتروں کے دوارا
اندریوں کے دوش دور کرکے ان کو پرش سے اور نرمل بنا لیتے ہیں۔
دن کو اتھوا راتری کو جو پاپ ہم کرتے ہیں اس سے ہمارے
چت پر ملین سنسکار پڑ جاتے ہیں کچھ سمے تک تو وہ ملینتا پرتیت
نہیں ہوتی پرنتو کچھ کال کے پیچھے چت پاپ سے کالا ہو جاتا ہے
اور اس کی پوترتا اور نرملتا نشٹ ہو جاتی ہیں۔ جیسے درپن پر گردا
پڑنے سے کچھ کال تک تو اسکی چمک بنی رہتی ہے پرنتو کچھ کال کے
پیچھے وہ گرد سے اتنا میلا ہو جاتا ہے کہ اسمیں اپنے مکھ کو
نہیں دیکھ سکتے۔ درپن میں مکھ درشن کے لئے اوشیک ہے کہ اس کے

گردے کو ہر روز جھاڑ اجاوے اسی پرکار چت کے درپن پر
سے پاپ کے مل کو ہر روز جھاڑ کر اسکو شدھ اور پوتر رکھنا چاہیئے
یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب پرتی دن پراتہ اور سائینگ کال ہم ہر ایک
اندر یہ کے پنبہ اور پاپ کو وچار کر پرماتما سے پرارتھنا کریں کہ
وہ ہمارے پاپوں کو دور کرے پاپ کی شکتی اتنی مہان ہے کہ
پرماتما کی سہائتا کے بنا اس سے بچنا ناتی کٹھن ہے اسلیئے سادھک
اپنے سر کو کشٹ سے چھوکر اٹھوا اُس کو دھیان میں رکھکر پرماتما سے
پرارتھنا کرتا ہے کہ ہے پربھو آپ پرانوں کے پران ہیں جیوں
کے داتا ہیں پاپ کو دگن کرنے کی شکتی پردان کرنے والے ہیں
آپ کی کرپا سے میرے سر میں سدا پوتر وچار اور شبھ سنکلپ اتپن ہوں
آدمی خیالات کا پتلا ہے ۔ جس قسم کے اس کے خیالات ہوتے
اسی قسم کا وہ بن جاتا ہے اس لیئے پرماتما سے پرارتھنا
کرتا ہے کہ کوئی درچنتا اسکے دماغ میں پیدا نہ ہو برے خیال
ہمارے سنتان ہیں اور جیسے بُری سنتان اپنے پتا کے لیئے دکھ کا
کارن بنتی ہے ویسے ہی دشٹ چنتائیں ہمارے لیئے دکھ کے
سادھن اتپن کرینگی اس لیئے پران روپ پرماتما سے یہی پرارتھنا
ہے کہ ہمارے سنکلپ شو اور شبھ ہوں ہے دکھوں کے نشٹ کرنے
والے پرماتما آپ ہماری آنکھوں کو پوتر کریں ان آنکھوں کم
دوارا ہم سدا ویدوں کا پاٹھ کریں بہت شاستروں کو پڑھیں
یہ آنکھیں کبھی دھرم درودھ اور پاپ جنک پستکوں کے پاٹھ

انھواپرائی استریوں کے درشن میں نہ لگیں۔ ان کے دوارا ہم کسی پر کرودھ درشٹی نہ کریں۔ سدا پریم کا بھاو ان سے پرکاشت ہو۔ ان کی سہائتا سے ہم اندھوں اور مسافروں کو سیدھے رستہ پر ڈالیں۔ ہے پرماتما آپکی کرپا سے ہمارے کانوں میں سدا مدھر اور پوتر شبد پڑتے رہیں۔ گندے گیت اور دوشٹ وچن کبھی بھی ہمارے کرن گوچر ہو کر کبھی بھی ہمارے آتما کے سنسکاروں کو بھرشٹ نہ کریں ہے وبا سے مہان جگدیش آپ سب سے بڑے ہیں نہ کوئی آپ کے تلیہ اور نہ کوئی آپ سے ادھک ہے۔ آپ مجھ پاپی کے ہردیہ کو بھی مہان بنا دیں۔ تچھتا اور نیچتا کے انکر اس ہردیہ بھومی میں کبھی اتپن نہ ہو دیں سکیں ہو انھوا دکھ ہو دھنا ڈھ ہوں و نردھن ہوں متروں سے گھرے ہوئے ہوں انھوا اکیلے ہوں ہمارا ہردیہ سرو تھا وشال رہے آپ سدا ہمارے ہردیہ سنگھاسن پر براجماں رہیں ہے سرو جگت اتپادک پربھو ہم اپنی ناھبی سے اپنے پاؤں سے کوئی پاپ کرم نہ کریں۔ ہمارے شریر کا انگ انگ پنیہ اور دھرم کا وردھک ہو۔ اس کے دوارا کبھی بھی پاپ کو سہارا نہ ملے۔ اس پرکار ایشور پربھو سے پرارتھنا کرتا ہوا اپنے پاپوں پر وچار کرے اور ان پر پشچاتاپ پرگٹ کرتا ہوا ہردیہ میں درڑھ نشچیہ کرے کہ میں ان پاپوں کو پھر کبھی نہیں کرونگا ایسکا نام آتم سمیکھیا ہے۔ اور ان منتروں میں آتم سمیکھیا کا ایدیش ہے آتم سمیکھیا

سے ہی رشی۔ منی اور یتی پرماتما کے چرنوں میں پراپت ہوئے
ہیں۔

کئی لوگوں کا وچار ہے کہ اندریاں پاپ کا مول ہیں اور انکو نشٹ کر دینا ہی ہمارے دھارمک اننتی کا اپایہ ہے۔ اس وچار میں اتنا ستّ تو ہے کہ پاپ کے اندر پرورت ہوئی ہوئی اندریوں کی اپیکشیا ان کا نشٹ کر دینا اچھا ہے۔ یہ اچھا ہے کہ ہم وچار سے شونیہ ہوں بہ نسبت اس کے کہ ہم اپنے وچاروں سے دوسروں کی ہانی کریں۔ نردوشوں کو دلن کرنے والے ہاتھ کی نسبت ہاتھ کے بنا ہی رہنا شریشٹ ہے۔ بہتر ہے کہ ہمارے درشن شکتی اور ہماری شرون شکتی نشٹ ہو جاوے۔ بجائے اسکے کہ ہم اپنی میلی آنکھوں سے پر استری کو دیکھیں اور کانوں سے اَستت بچنوں کو سنیں۔ پرنتو ویدک دھرم کا اپدیش یہ ہے کہ ہم کو اپنی اندریاں کیول پاپ سے پرے ہی نہیں رکھنی چاہئیں پرنتو اپروب ان کو پنیہ میں پریوگ کرنا چاہئیے۔ پرماتما نے یہ اپورب شکتیاں ہم کو کیول اسلئے نہیں دیں کہ ہم ان سے کوئی بات نہ کریں بلکہ اسلئے پردان کی ہیں کہ ان سے پنیہ کا اپارجن ہو۔ برے راستے سے بچنا ہی دھرم نہیں ہے۔ بلکہ اچھے راستے پر چلنا دھرم کا اتکرشٹ بھاو ہے۔ اسی کارن ان مارجن منتروں میں سادھک پرماتما سے پاپ کی نورتی و دھرم کے اپارجن کے لئے پرارتھنا کرتا ہے۔

دوسرا لیکچر

۲ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء

ओ३म

**अग्ने नय सुपथा राये अस्मान
विश्वानि देव वयुनानि विद्वान
युयोध्यस्मजुहराण मेनो भूयिष्ठांते
नम उक्तिं विधेम ॥**

میرے پیارے بھائیو!

آپ کے سامنے میں سندھیا کے تین منتروں کی۔ یعنے آچمن منتر۔ اندری سپرش منتر۔ اور مارجن منتر کی ویاکھیا کر چکا ہوں چوتھا منتر پرانایام ہے۔

اگر آج سے دس یا پندرہ برس پہلے کوئی آدمی پرانایام کا ذکر کرتا۔ اور یہ کہتا۔ کہ پرانایام لابھ کاری ہے۔ اس کو کرنا چاہیئے۔ تو شائد ہی کوئی آدمی اور بھی ایسا جو شاستروں کا پڑھنے والا ہو۔ اس کی سنتا۔ مگر آجکل سارے پڑھے لکھے آدمی یہانتک کہ بدیشی بھی پرانایام کی مہما کو سویکار کرتے جاتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے۔ پروفیسر رام مورتی نے اپنے لیکچروں میں ورنن کیا تھا۔ کہ جسمانی لحاظ سے اس سے شریر میں بل اور بدھی پیدا ہوتے ہیں۔

پرانایام ہمارے لئے نہایت ضروری چیز ہے۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے۔ کہ ہمارے جو پھیپھڑے ہیں۔ جن

اندر خون بہتا ہے - جسوقت ہم سانس اندر کو کھینچتے ہیں۔
تو ہمارے اندر ہوا جاتی ہے - ہوا آکسیجن اور نائیٹروجن
کی بنی ہوئی ہے۔ آکسیجن جب کسی پدارتھ کے ساتھ ملتی ہے۔
تو یہ اس کو جلا دیتی ہے - ہمارے شریر میں جس قدر مل
ہیں۔ جب وہ ہمارے پھیپھڑے کی سطح تک پہنچتے ہیں۔
تو وہاں جمع ہو جاتے ہیں - جب ہم سانس لیتے ہیں۔ تو
شدھ ہوا جو ہمارے اندر جاتی ہے - ان ملوں کو چھن بھن
کر دیتی ہے - اور یہ ایک اور گیس (کاربانک ایسڈ گیس) کی
صورت میں بدلکر باہر نکل جاتے ہیں - یہ گیس اس قدر گندی
اور زہریلی ہے - کہ اگر آدمی اس کے اندر رہے - تو اپنی
ہی پیدا کردہ گندی وایو سے دم گھٹ کر نشٹ ہو جاتا
ہے - اگر ایک اچھے بھلے چوہے کو کسی شیشے کے مرتبان
میں بند کر دیا جاوے - تو تھوڑے ہی عرصہ میں زہریلی
ہوا کے اثر سے اس کا دم گھٹنے لگ جاویگا - اور وہ
تڑپ تڑپ کر مر جائیگا -

آکسیجن کا یہ کرتویہ ہے - کہ یہ اس مل کو جو ہمارے
پھیپھڑوں کی سطح پر آجاتی ہے دگدھ کر دیتا ہے - اسی
کے کافی مقدار میں اندر لینے کے واسطے لوگوں نے کئی قسم
کی ورزشیں مقرر کی ہیں - ورزش کا یہ ہی کرتویہ ہے - کہ
[illegible]

نشٹ کر دے کئی لوگ محض سانس کی ورزشیں ہی
جن کو (Breathing exercises) کہتے ہیں۔ کرتے
ہیں۔ اُنکا پریوجن بھی یہ ہی ہے۔ کہ اس کی مدد سے سب
ملوں کو نشٹ کردیا جاوے۔ اور پھیپھڑے کے ہر ایک
کونے کی سطح تک وایو پہنچے۔ ورزش کرتے دفعہ بعض
لوگ منہہ کے ذریعہ سانس لیتے ہیں۔ وہ سخت غلطی کرتے
ہیں۔ کیونکہ وہ اس طرح سے اپنے اندر کئی قسم کی بیماریاں
پیدا کرلیتے ہیں۔ منہہ کے ذریعہ سانس لینے سے Deep Breathing
(گہرا سانس) نہیں ہوتا۔ اور اس لئے ہمارے پھیپھڑوں
کے بعض حصے تو صاف ہو جاتے ہیں۔ مگر اکثر شُدھ نہیں
ہوتے۔ ہوا اُن تک جاتی ہی نہیں۔ آپ سمجھیں۔ کہ جس
طرح ہمارے مکان کے اندر کوئی نالی ہے۔ جو گندہ رہنے
کے سبب اکثر بیماریوں کا باعث ہوتی ہے۔ اِسی طرح ہمارے جسم کے اندر پھیپھڑے ہیں۔ جو
گندہ رہنے کے سبب اکثر بیماریوں کا باعث ہوتے ہیں۔ جسم کے اندر جب کوئی مل جمع
ہوجاتا ہے۔ تو وہ بیمار کردیتا ہے۔

اس وایو میں جو کہ ہمارے اردگرد ہے۔ کئی قسم کے راکھش
رہتے ہیں۔ سنسکرت میں راکھش کو نشاچر بھی لکھا ہے۔
اور نشاچر اُسکو کہتے ہیں۔ جو اندھکار میں رہے۔ ہمارے
اردگرد کی وایو میں کئی ایک نشاچر گھومتے پھرتے ہیں۔
سورج کی کرنیں ... راکششوں کو نشٹ کردیتی ہیں۔ مگر جہاں

گرد و غبار زیادہ ہو۔ اور روشنی کم رہے۔ وہاں یہ نشاچر بہت رہتے ہیں۔ مثلاً شہر کے دروازوں۔ گندی سڑکوں۔ اندھیرے اور تاریک مکانوں میں ایسے جرمز (germs) بکثرت پائے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں سنسکرت میں نشاچروں سے انہی جرمز کا مطلب ہے۔

ایک آدمی تپ دق کا مریض ہے۔ وہ تھوکتا ہے۔ ہم اس بات کو نہیں سمجھتے کہ اس کا گھر میں تھوکنا سخت نقصان دہ ہے۔ وہ دیوار پر تھوکتا ہے۔ فرش پر تھوکتا ہے وہ صحن پر تھوکتا ہے۔ غرضیکہ جہاں پاتا ہے۔ تھوک دیتا ہے۔ اس کی تھوک میں ایسے جرمز ہیں۔ وہ وہاں سے نکل کر ہوا میں گھومنے لگ جاتے ہیں۔ آپ نے ہسپتال میں یا اور سرکاری مکانوں میں لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔ کہ یہاں تھوکنا سخت منع ہے۔ مگر پھر بھی ہم دیواروں پر تھوکنے سے پرہیز نہیں کرتے۔

تھوک کے نشاچر ہوا میں گھومنے لگتے ہیں۔ اور وہ سانس کے ذریعہ ہمارے اندر جاکر ہمیں بیمار کر دیتے ہیں جس گھر میں ایک دفعہ تپ دق آجاوے۔ وہ وہاں پر ہمیشہ کے لئے ڈیرہ جما لیتا ہے۔ ایک پنڈت جی نے مجھے بتایا۔ کہ اُنکے گھر میں تپ دق کی بیماری سے ہی تین آدمی ایک دوسرے کے بعد متواتر مر گئے

اُنہوں نے ایک ویدؔ بلایا۔ تو وید صاحب نے علاج کا یہہ طریق کیا۔ حکم دیا کہ سارے گھر کی سطح کو اُپلوں کی آگ سے شُدھ کیا جاوے۔ چنانچہ سارے فرش پر اور دو دو فٹ دیواروں پر بھی خوب اُپلوں کی اگنی دی گئی۔ جس سے تھوک آدمی جسقدر بل فرش اور دیواروں پر جمع تھے جل گئے۔ اُس کے بعد پھر تپ دِق کا کوئی حادثہ اُن کے گھر نہیں ہُوا۔ ٹھیک اسی طرح پھیپھڑوں کا حال ہے جب جرمز اس کے اندر جاتے ہیں۔ تو اُس جگہ آباد ہوکر اپنی بستیاں بنا لیتے ہیں۔ اور اس طرح سے تپ دِق وغیرہ کئی بیماریوں کو پیدا کرتے ہیں۔

پرانایام کے ذریعہ سے ہم پہلے گندی ہوا کو زور سے باہر نکال دیتے ہیں۔ پھر شُدھ وایو آہستہ آہستہ اندر لے جاتے ہیں۔ شاستروں میں لکھا ہے۔ کہ سندھیا ایسی جگہ پر کیجاوے جہاں جل بہ رہا ہو۔ جہاں وایو شُدھ ہو۔ اور استھان پوتر ہو۔ میرا یہہ وشواس ہے۔ کہ جو آدمی پرانایام کی ودھی کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی تپ دق سے بیمار نہیں ہوتا۔ اگر کبھی کوئی جرم اُس کے اندر چلا بھی جائے تو وہ جرم جلد ہی نشٹ ہو جاتا ہے۔

منو کا شلوک:-

मलाः। तथेन्द्रियाणां दह्यन्ते दोषाः
प्राणस्य निग्रहात्॥ मनु० अ० ६। ७१॥

کہ جس طرح آگ میں تپانے سے سونا وغیرہ دھاتیں صاف ہو جاتی ہیں۔ اور اُن کے مل نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ٹھیک ویسے ہی پرانایام کرنے سے من آدی اندریوں کے دوش تباہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ نِرمل ہو جاتے ہیں۔

ایک بات جو میں خاص طور پر بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بعض اوقات لوگ ناواقفیت سے زور کے ساتھ پرانایام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس سے اُن کے خون کی نالی پھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ جس سے آدمی پاگل بھی ہو جاتا ہے۔ پرانایام کو ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ کسی گرو سے نہ سیکھا جاوے۔ زور سے اِسے ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔

اگر یہ صرف ہمارے مل کو ہی دور کرتا۔ اور ہمکو بیماریوں سے ہی بچاتا۔ تو بھی یہ بہت اچھا تھا۔ مگر ہمارے رشی اس کا ایک اور بھی اوچ پریوجن بتلاتے ہیں۔ اس سے ہمارا من ستھر اور شانت ہو جاتا ہے۔ آپ اس کو آزما لیں۔ آپ اگر پرانایام کے بعد سندھیا کرتے ہیں۔ تو آپ کو اوم کے جاپ کا کچھ اور ہی آنند آتا ہے [illegible]

ایکا گر نہیں ہوتا ۔ رشی کہتے ہیں ۔ کہ من کا سانس سے تعلق ہے ۔ جب تک سانس کو باقاعدہ نہ کیا جاوے ۔ تب تک من ستھر نہیں رہتا ۔ جب ہم تیزی کے ساتھ دوڑ رہے ہوں ۔ تو ہم کسی بات کو سوچ نہیں سکتے ۔ من کے ایک جگہ ہونے کے واسطے سانس کا باقاعدہ ہونا ضروری ہے ۔

پرانایام من کو شانت کرتا ہے ۔ اور ہمارے قابو میں لاتا ہے ۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ ہم پرماتما کا چنتن کریں ہمیں پہلے من کو شانت رکھنے کا سادھن بھی آنا چاہیئے

پرانایام سے ہم کو بل بھی ملتا ہے ۔

ہاں پرانایام کس وقت کرنا چاہیئے؟

اس کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں ۔ کہ پرانایام کرنے کا مناسب وقت پراتہ کال اور سائینگ کال ہے اس وقت پیٹ خالی ہوتا ہے ۔ بھرے پیٹ جبکہ ابھی روٹی کھائی ہو ۔ پرانایام نہیں کرنا چاہیئے ۔ اس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا ۔ روٹی کھا چکنے کے بعد پرانایام کرنے سے قے ہو جاتی ہے ۔ اور صحت بگڑ جاتی ہے پرانایام کا منتر یہ ہے ۔

ओं भूः ओं भुवः ओं स्वः ओं महः ओं
जनः ओं तपः ओं सत्यम्॥

اوم بھو - اوم بھوہ - اوم سوہ - اوم مہہ - اوم جنہ -
اوم تپہ - اوم ستیم -

(وہ پرماتما پران روپ ہے - وہ پرماتما دُکھوں کے دور کرنے والا ہے - وہ پرماتما سُکھوں کا دینے والا ہے - وہ سب سے بڑا ہے - وہ ہی سرشٹی کا کرتا ہے وہ پرماتما دُشٹوں کو ڈنڈ دینے والا ہے - وہ ابناشی ہے)

یہ پرماتما کے سات نام پرانایام کے وقت ہم لیتے ہیں - اس کو کم از کم تین بار کرنا چاہیئے - اگر زیادہ بل ہو تو زیادہ بار -

اب چت کو شانت - ستھر کرکے جو بھگت ہے - جو پرماتما کا پیارا ہے - اُس کے سامنے ایک بڑا سوال آجاتا ہے - اور یہ سوال ہر ایک دھارمک آدمی کے سامنے رہے گا -

ہم اپنی آتمک زندگی کو ایک جنگ پاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں - کہ ہم شُبھ چنتن کریں - مگر ہمارے اندر اُشبھ چنتن بھی آجاتے ہیں - ہم چاہتے ہیں - کہ نیک ہوں - شاستر کا پاٹھ کریں - اور شُبھ کاموں میں لگیں - الغرض جتنے دھرم کاریہ ہیں ہم اُنکو کرنا چاہتے ہیں - مگر وہ آسانی سے نہیں ہوتے - ہر ایک موقع پر ہمکو اپنے من کیساتھ لڑائی جھگڑا کرنا پڑتا ہے تاکہ ہم اپنی اخلاقی زندگی کو قائم رکھ سکیں

سب آدمیوں نے پاپ کی شکتی کو بلوان محسوس کیا ہے
اُنہوں نے پرماتما سے پرارتھنا کی ہے۔ کہ وہ اُنکو پاپ سے
بچاویں۔ نانک دیو جی نے بھی ایسی ہی پرارتھنا کی ہے۔

لوتھر کا یہ خیال تھا۔ کہ پرماتما سے بہکانے والی ایک
شکتی ہے۔ جسکو شیطان کہتے ہیں۔ لوتھر نے پرارتھنا کرتے
وقت اپنے خیال کے بموجب آوازیں سُنیں۔ اِدھر دیکھا۔
اُدھر دیکھا۔ آخر یہ معلوم ہُوا۔ کہ یہ شیطان ہی ہے۔ جو اسکو
بہکانا چاہتا ہے۔ بودھ لوگ بھی یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ
اُن کے گرو بدھ دیو کا جنگ مر راکھشس کے ساتھ ہوا۔
جبکہ بدھ دیو نے پرم گیان حاصل کرنے کی چیشٹا کی اور مر
نے اُنکے سامنے کئی لالچ پیش کرکے اُنکو روکنا چاہا۔

ہر ایک مہاں پُرش یہ کہتا ہے۔ کہ پاپ کی طاقت بڑی
زبردست طاقت ہے۔ ستیارتھ پرکاش میں ایک فقرہ آتا
ہے۔ جہاں پر کہ سوامی جی اڑتالیس ورش کے برہمچریہ
کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ "یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ
کام کے ویگ کو روکنا بڑی کٹھن بات ہے"۔ وہ جانتے تھے
کہ یہ مشکل ہے۔ اخلاقی زندگی میں ایسا جھگڑا ہمیشہ جاری
رہتا ہے۔ کیونکہ پاپ سے بچنے کا سوال ہر ایک دھارمک
آدمی کے سامنے ہر وقت موجود رہتا ہے۔

برہما جی ... آگے پانچواں نمبر آتا ہے۔ جسکا نام ہے

اگھمرشن منتر۔ اِس کے معنے ہیں۔ پاپ سے بچنا۔ ہم یہ ہرگز نہیں مانتے کہ پاپ کبھی معاف بھی ہو جاتے ہیں۔ مگر دوسرے مذہب والوں کا ایسا خیال ہے۔ آریہ سماج یہ مانتا ہے۔ کہ پاپ کی سزا ضرور ملے گی۔

پاپی اور پنیہ آتما میں ایک فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ پاپی پاپ کرتا جاتا ہے۔ اور پاپ کے سنسکار کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ مگر پُنیہ آتما اگر کبھی پاپ کر بیٹھے تو پشچاتاپ کرتا ہے۔ اور آئندہ کے لئے اپنے من کو اُس پاپ کے سنسکار سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارے ہندو یہ مانتے ہیں۔ کہ دھرم راج کا ایک وزیر چترگپت ہے چترگپت کے معنے مصور کئے ہیں۔ منشیہ کی مرتیو پر چترگپت اُس کے اعمال کے نقشہ کو دھرم راج کے آگے پیش کر دیتا ہے۔ کہ اِس نے فلاں پاپ کیا اور فلاں پُن۔ بعض شاستروں میں چترگپت کے معنے "من" کئے جاتے ہیں۔ اور "آکاش" بھی اس کو کہتے ہیں۔ کیونکہ ہماری ہر ایک حرکت کا۔ ہمارے چلنے۔ پھرنے بولنے کا اس آکاش کے اوپر چتر پڑ جاتا ہے ہمارے من کے اوپر بھی ہر ایک چیز کا سنسکار پڑتا ہے۔

جان سٹوارٹ مل جو کہ انگلستان کے ایک مشہور فلاسفر ہو گزرے ہیں۔ نہایت دھرماتما پُرش تھے۔ وہ کسی کے ساتھ

پاپ نہیں کرتے تھے۔ [illegible]

تھا دفتر کو جاتے ہوئے اُنکا گذر شہر کے کسی ایسے کوچہ سے ہوتا۔ جس جگہ فحش عورتیں رہتی تھیں۔ وہ عورتیں آپس میں لڑتی جھگڑتی اور گالی گلوچ دیتیں۔ کسی دوست نے سٹوارٹ مل کو کہا۔ کہ آپ اس گندے راستے سے مت گزرا کریں۔ کیونکہ اس کا آپ پر بُرا اثر پڑیگا۔ مگر مسٹر مل نیک دل اور ارادہ کے پکے تھے۔ اپنے دل پر اُنکا قابو تھا یہ کہہ کر ٹال دیا کرتے۔ کہ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ مجھ پر اس فحش کلامی کا کوئی اثر ہو سکے۔ اتفاق سے آٹھ دس سال کے بعد وہ بیمار پڑ گئے۔ اور بے ہوش ہو گئے۔ اس بے ہوشی اور فراموشی کیحالت میں جبکہ اُنکا تسلط اُنکے دل اور دماغ پر سے اُٹھ گیا اُن کی زبان سے وہی گالیاں نکلنے لگیں۔ جو کہ فحش عورتوں کی زبان سے اُنکے کوچہ میں سے گذرتے وقت نکلا کرتی تھیں

ہوش میں رہ کر ہماں آدمی اپنے خیالات کو دبا سکتے ہیں مگر بیماری وغیرہ کیحالت میں وہ زیادہ بلوان ہوکر باہر نکل آتے ہیں۔ ہم خواہ چاہیں یا نہ چاہیں۔ مگر ہمارے من پر ایک قسم کا چتر پڑتا جاتا ہے۔ پاپ کا اثر ہوتا ہے۔ اور پُن کا بھی۔ جو پاپ ہم کرتے ہیں۔ اُس کا ڈنڈ ضرور ملتا ہے مگر یہ ضروری نہیں کہ ڈنڈ ضرور اُسی وقت مل جائے۔ اگر اب نہیں تو دیر کے بعد سہی مگر ملیگا ضرور۔ جہاں آہنا جاتا ہے [illegible] اور وہ اُسی [illegible]

لمحہ سے اپنے آتما کی شُدھی کرنی شروع کر دیتا ہے۔ مگر پاپی نہیں کرتا
بُرے اثروں سے بچنے کیواسطے یہ منتر ہے۔ سوامی جی نے اس
منتر کو پاپ سے بچنے کا منتر کہا ہے۔ مگر یہ نہیں کہا کہ یہ سزا
سے بچانے والا منتر ہے۔ منوسمرتی میں بھی لکھا ہے۔ کہ جب
کوئی آدمی پاپ کرے۔ تو اگھمرشن منتر کا جاپ کرنا چاہیئے۔ اس کا
یہ ارتھ نہیں کہ تم سزا سے بچ جاؤگے۔ بلکہ یہ اُس سنسکار کو دور
کردیگا۔ جو پاپ آچار تمہارے دل پر ڈالتا ہے۔ وہ منتر یہ ہے۔

ओं ऋतञ्च सत्यञ्चा भी द्धात तपसो
اوم رتنچ ستینچ بھی دھیات تپ سو

ऽध्यजायत ततो रात्र्य जायत ततः
دھ جائت تتو راتریہ جائت تتہ

समुद्रो अर्णवः ॥१॥
سمندرو ارنوا

ओं समुद्रा दर्णवा ददही सम्वत्सरो
اوم سمدرا درنوا ددھی سموت سرو

अजायत अहो रात्राणी विदधत्त विश्व-
اجائت اہو راترانی ودھت وشوسیہ

स्य मिषतो वशी ॥२॥ सूर्य्या चन्द्र
مشتو وشی سوریا چندر

मसौ धाता यथा पूर्व मकल्पयत

مسو دھاتا یتھا پورو مکلپیت

दिवञ्च पृथिवीञ्चान्त रिक्ष मथो

دوینچ پرکھوی چانت رکش متھو

स्वः ॥३॥ ऋ० म० ८।सं०८ व० ४८

سواہا ۳ ۔ ” ” ” ” ” ” ”

یہ تین منتر ہیں ۔ اور رگ وید سے لئے گئے ہیں ۔ دنیا میں دو قانون کام کر رہے ہیں ۔ ایک جسمانی قانون مثلاً بھوک اور پیاس کا لگنا ۔ یا کسی چوٹ کا آجانا ۔ اسکو ویدوں میں **ست** کہا ہے ۔ دوسرا اخلاقی قانون یہ بہت اونچا ہے ۔ اور پاپی اسکا چھتن تک نہیں کر سکتا ۔ سچ بولو ۔ رعایت کرو ۔ بددیانت مت بنو ۔ یہ سب اخلاقی قانون ہیں ۔ اس کو ویدوں میں **رت** کہا ہے ۔ جب کوئی بددیانت آدمی بے ایمانی کرتا ہے ۔ تو وہ جانتا ہے ۔ کہ میں قانون کو توڑ رہا ہوں ۔ مگر وہ سمجھ لیتا ہے ۔ کہ یہ اخلاقی قانون مجھے سزا نہیں دے سکتا مگر یہ خیال غلط ہے سزا ضرور ملتی ہے ۔ اگر ہم روپیہ بے ایمانی سے کماتے ہیں ۔ تو اس کا برا اثر ہماری سنتان پر پڑتا ہے ۔ ہماری سنتان خراب ہوتی

اشانت رہتا ہے -

رت اور ست (جسمانی اور اخلاقی) جو دو قسم کے قانون ہیں - (الکھیدہات) پرماتما کے گیان سے (تپسیہ) اور اُس کی مہاں شکتی سے پیدا ہوئے - یہ سب چیزوں کو ستتر رکھنے کے واسطے موجود ہیں - جب پرماتما نے قانون پیدا کر دیئے (کیونکہ یہ اُس میں موجود تھے) تو راتری پیدا ہوئی -

یہ سرشٹی ہمیشہ رہنے والی نہیں ہے - وِدوان لوگ مانتے ہیں - کہ یہ کسی نہ کسی دن نشٹ ہوگی - اور ضرور ہوگی . . . .

.. ایک دن آئیگا - جبکہ سورج کی گرمی ختم ہو جائیگی اور زمین سرد پڑ جائیگی - سائنس یہ ثابت کرتی ہے - کہ یہ زمین کسی زمانہ میں گولا کار تھی - اور اگنی کیطرح گرم اور چمکنے والی تھی - جب یہ ٹھنڈی ہوئی - تو بن ہی بن اس میں پیدا ہو گئے - پتھر کا کوئلہ - جو کہ پہاڑوں کی تہ کے اندر پایا جاتا ہے - اس کا ثبوت ہے - یہ کوئلے کی کانیں اِن بنوں کا پس ماندہ ہیں ؎

ہمالیہ کی چوٹی اور چٹانوں پر سمندری جانوروں کی ہڈیاں پائی جاتی ہیں - جن سے ثابت ہوتا ہے - کہ جہاں

سمندر ہے ۔ وہاں پہاڑ تھے ۔ اسواسطے موجودہ سرشٹی
نت نہیں ہے ۔ اِس کا آرنبھ تھا ۔ اور انت بھی ہوگا
آپ اِس کے ساتھ اس کی عمر کا چنتن کریں ۔ موجودہ
سرشٹی کب بنی ؟ اس سے پہلے کیا تھا ؟ اُس سے پہلے
کیا تھا ؟ غرضیکہ ہم کو ماننا پڑتا ہے ۔ کہ سرشٹی کرم
کا آغاز کوئی نہیں ۔ یہ انادی کال سے ایسا ہی ہے
اوانت کال تک ایسا ہی چلا جاویگا

اگر پرماتما انادی ہیں ۔ اور اگر موجودہ سرشٹی پہلی
اور آخری سرشٹی ہے ۔ تو پرماتما کا ہمیشہ کے واسطے
سرشٹی کرتا ہونا ٹھیک نہیں رہتا ۔ اس لئے یہ ہم کو
ماننا پڑتا ہے ۔ کہ جس طرح پرماتما انادی ہے ۔ اُسی
طرح سرشٹی کرم کا یہ سلسلہ انادی ہے ۔ کوئی وقت
تھا ۔ کہ پہلے پہل راتری تھی ۔ نہ سورج تھا ۔ نہ چاند
اندھکار ہی اندھکار چاروں طرف کو گھیرے ہوئے تھا
منو میں بھی ایسا ہی لکھا ہے ۔

आसीतइदं

راتری کے بعد پرماتما نے اچھا کی ۔ کہ اندھکار کو
دور کیا جاوے ۔ منو سمرتی میں پرماتما کو اندھکار

اس کے بعد پرماتما نے اُچھلنے والا سمندر پیدا کیا۔ اس ہلچل والی پرکرتی اوستھا سے پرماتما نے سموت سر پیدا کیا۔

سموت سر کو برس کہتے ہیں۔ سنسکرت میں سموت سر کو پرجاپتی بھی کہتے ہیں۔ پرجاپتی کو برہما۔ یا ہرنیہ گربھ بھی کہتے ہیں اور برہما کے یہ معنے بھی لیتے ہیں۔ جبکہ پرکرتی حرکت کے سبب سے گولاکار ہو جاتی ہے۔

اس سموت سر پر کاشمان گولاکار سے اس پرماتما نے جو قدرتی طور پر ہر ایک چیز کو اپنے قابو میں رکھتا ہے۔ دن اور رات کو دھارن کرتے ہوئے۔ سورج چاند اور پرتھوی کو

لوک اور لوکانتروں کو جیسا کہ پہلے تھا پیدا کیا۔

منوسمرتی میں بھی اس کا ذکر آتا ہے۔ اس گولاکار میں پرماتما نے اس طرح واس کیا کہ جس طرح انڈے میں جیو رہتا ہے۔ جب وہ پھٹ گیا۔ تو سورج چاند وغیرہ پیدا ہوئے۔

اس منتر میں سرشٹی کی اُتپتی کا ذکر ہے۔ اور اس میں پرماتما کی مہانتا کا ورنن کیا گیا ہے۔ جب ہم اس منتر کے ارتھوں پر وچار کرتے ہیں۔ تو ہمیں پرماتما کی لامحدود طاقتوں کا خیال آتا ہے۔

پاپ کے معنی ہیں پرماتما کی آگیا کے خلاف چلنا۔ اگر میں چوری کرنے لگوں۔ اور اگر اسی وقت میرا افسر میرے سامنے آموجود ہو۔ تو کیا چوری کا خیال میرے دل سے بھاگ نہیں جائیگا؟ اسی طرح پرماتما کی مہانتا کو انوبھو کرنے سے پاپ کرتے وقت پاپ دور بھاگ جاتا ہے۔ ہاں جو لوگ اپنے پرماتما کو کسی خاص جگہ میں بند کر کے رکھ چھوڑتے ہیں اُن کے اندر پرماتما کی بزرگی اور مہانتا کا خیال نہ آئے تو نہ آئے۔ مگر ایک آریہ سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ اس مہان شکتی کو محسوس نہ کرے +

اخلاقی زندگی ایک یُدھ ہے۔ پاپ پُن کو دبانا چاہتا ہے۔ اس دیو اسر سنگرام میں ہمیں کسی سہارے کی ضرورت ہے۔ تو کیا ہمیں کسی معمولی آدمی کا سہارا لینا چاہئے۔ یا اُس پرماتما کا جو مہاں سے مہاں ہے۔ اور سب کا پیدا کرنے اور پالنے والا ہے۔ یہ منتر اُپدیش کرتا ہے۔ کہ تو اس پرماتما کو اپنا متر سمجھ۔ اسی نے تجھ کو پیدا کیا۔ وہی تیرا سہارا ہے وہی تیری ماتا ہے اور وہی پتا۔ وہ ہی رشتہ دار اور متر وہ ہی تیرا دھن ہے۔ وہ ہی تیرا سب کچھ ہے۔ اس لئے پاپ سے دور بھاگنے کے واسطے تو اسی پرماتما کا سہارا لے +

دو لڑتے ہوئے بچوں کو ماتا شانت کرا تو دیتی ہے۔ جب ماتا خفا ہو رہی ہو۔ تو گھر کا بزرگ اس کو شانتی دے سکتا ہے۔ مگر جب وہ بھی اشانت ہو تو سوائے پرماتما کے اور کہاں سے سہایتا مل سکتی ہے۔ ہم سب اشانت ہیں۔ ہم کس سے شانتی پائیں؟ وہ کونسا بڑا پرُش ہے جسکی ہم مدد لیں *

محلہ بے شک ایک گھر کے مقابلہ میں بڑا ہے۔ مگر محلہ کی لاہور شہر کے آگے کیا حقیقت ہے۔ لاہور کی پنجاب کے آگے کیا حقیقت ہے۔ پنجاب کی ہندوستان کے آگے کیا حقیقت ہے ہندوستان ایشیا کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ ایشیا ساری دنیا کے آگے بالکل ہیچ ہے۔ اور یہ دنیا سارے نظام شمسی میں ایک ناچیز سی وستو ہے۔ اور یہ نظام شمسی اس برہمانڈ کے دوسرے نظام شمسیوں کے مقابلہ میں بالکل تچھ ہے۔ تو پھر آپ ہی بتائیں کہ اس برہمانڈ پتی کے سامنے اس چھوٹے سے منش کی کیا حقیقت اور بساط ہے؟ اس طرح چنتن کرنے پر ہم اپنی تچھتا کو انوبھو کر سکتے ہیں۔ اور ہمارے دل میں پرماتما کی بڑائی اثر کر جاتی ہے۔ ہم اسکو ہر جگہ موجود۔ اپنا حاکم ہمارے پاپوں کی سزا دینے والا اور اپنا سچا راہبر سمجھنے لگ جاتے ہیں وہ پوتر ہے۔ اور اسکی پوترتا کا چنتن کرنے سے ہم پوتر بنتے ہیں وہ مہان ہے اس کی مہانتا کا چنتن کرنے سے ہم مہان بنتے

ہیں ۔ وہ پاپوں سے پرے ہے ۔ اور ہمارے پاپوں کو جاننے والا اور انکی سزا جزا دینے والا ہے ۔ اس کا چنتن کر کے ہم پاپوں سے بچنے کے واسطے کوشش کرتے ہیں ۔ میں آپ سے پرارتھنا کرتا ہوں ۔ کہ آپ ان منتروں پر غور کریں ۔ اور ان کے تات پریہ سے فائدہ اٹھا دیں +

سندھیا کے پہلے تین منتروں میں من کی شانتی اور انگوں کی شدھی کے واسطے پرارتھنا کی گئی ہے ۔ اور اس منتر میں انگوں کو شدھ کرنے اور شدھ رکھنے کا طریقہ بتایا گیا ہے ۔

پرماتما کرے کہ ہم لوگ ان منتروں پر وچار کریں ۔ ادھرم کی طرف رجوع ہوں ۔ اور پاپ سے بچ کر پرماتما کی اور جانے کے بھاگی ہوں +

اوم شانتی شانتی شانتی +

سندھیا

تیسرا لیکچر

ٹریکٹ نمبر ۳

بابت ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء

ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی

لاہور

مطبوعہ آریہ یتیم پریس لاہور باہتمام لالہ شنکر داس پرنٹر

ॐ

منساپری کرمان منتر

(منساپری کرماں) اس شبد کے ارتھ من کے ذریعے
گھومنا ہے - سناتنی لوگ جب وقت سندھیا کرتے
ہیں تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ وہ سورج کو دیکھتے ہوئے
ایک ٹانگ کے بل چاروں طرف گھومتے ہیں -
کسی چیز کی پری کرمان کرنا اس کی عزت کرنا سمجھا جاتا
ہے - یہی وجہ ہے کہ مندروں کے ارد گرد بھی - گھوما
جاتا ہے - پرنتو سوامی جی نے یہ دیکھ کر پرماتما
کی پری کرمان اسمبھو ہے اور یہ ہماری طاقت
سے باہر ہے اس لئے انہوں نے یہ آگیا دی
ہے کہ من کے ذریعے سے پری کرمان کرنے کی
کوشش کرنی چاہئیے - اگرچہ من سے بھی نہیں ہو
سکتی - جیسے کہ اُپنشد کا واک ہے -

अनेजदेकं मनसो जवीयो नैनद्देवा आप्नुवन्पूर्व
मर्षत्। तद्धावतोऽन्यानत्येति तिष्ठत् तस्मिन्नपो मातरिश्वा (यजु ४०।४)

ارتھ - اندریان دیوتا اُس تک نہیں پہنچ سکتے - کیونکہ

وہ وہاں پہلے ہی موجود ہے - من کی طاقت خواہ دنیا کی تمام طاقتوں سے بڑھکر ہے - اور یہ ایک سکنڈ میں یورپ - امریکہ اور دیگر لوک لوکانتر تک پہنچ جاتا ہے مگر پرماتما اس سے بھی زیادہ ویگ وان ہے۔ اس لئے پورے طور پر من کے بھی پرماتما کی پری کرمان نہیں ہوسکتی پھیر بھی ہم اس کے دوآرہ اُس تک پہنچنے کا یتن کرتے ہیں۔

منسا پری کرمان کے چھ منتر ہیں اور آپ اُن کا پاٹھ جانتے ہیں :-

ان منتروں میں سب سے پہلے دشاؤں کا نام ہے۔ (ارتھات) مشرق - جنوب - مغرب - اُتر - اوپر نیچے۔ ان منتروں میں پرماتما کے چھ ناموں کا ورنن ہے ارتھات - اگنی - اندر - ورن - سوم - وشنو اور برہسپتی۔

اگنی سے تاتپریہ گیان سروپ تتھا گمن کرنے والے پرماتما کا ہے - اندر - سے دھن دینے والے پرماتما کا - ورن سے سربشٹ دلوں میں ویاپک پرماتما کا سوم سے شانت سبھاؤ پر کرپا کرنے والے کا - وشنو سے سرو ویاپک کا - برہسپتی سے اکاش کے مالک یا وید کے پتی اس سے آگے یہ تبلایا

گیا ہے کہ پرماتما اندھکار اسے رکھشا کرنے والے ہیں
پرماتما ترشٹ پراجی (ٹیڑھے چلنے والوں) سے رکھشا
کرنے والے ہیں - وہ پرداکو (اژدہا وغیرہ)
سے بچانے والے ہیں - وہ اسوج (بیماری) اور
شیو بتر (سفید کوڑھ) سے رکھشا کرنے والے ہیں
وغیرہ وغیرہ -

اس کے بعد اشوؤں (بانوں) کا ورنن ہے - پہلے
منتر کا اشو آدیتیہ ہے - آدیتیہ کا ارتھ اڑتالیس
برس کا برہمچاری اور سورج کی کرنیں ہیں -

دوسرے منتر میں پتر آیا ہے اس کا ارتھ ماتا پتا
وغیرہ یا وہ لوگ جو بدھی دوارہ ہماری رکھشا
کرنے والے ہیں اور ان کے دوارہ رکھشا کیا جانے
کا ورنن ہے -

یہ شبد موسموں کا بھی بودھک ہے اور اسی طرح ان
وغیرہ بھی اشو ہیں اور آگے اشنی - بجلی اور
وانشا بھی اشو ورنن کئے گئے ہیں -

سائین کے ارتھ اب دیکھنا چاہیئے کہ سائین نے
کیا ارتھ کئے ہیں - اس وشے
میں وچار سے پرتیت ہوتا ہے کہ سائین نے جو
ارتھ کئے ہیں - ان کو بدھی قبول نہیں کر سکتی -

یہ ہمیں بتلاتا ہے کہ مشرق کی دشا میں کالے سانپ سے رکھشا کرنے والا سورج اور اسی طرح سے ہر ایک منتر میں مختلف قسموں کے سرپوں کا ذکر ہے جن سے رکھشا کرنے کے لیئے اُن میں پرارتھنا کی گئی ہے۔ گویا سرپوں کی پوجا پر یہ منتر لگائے گئے ہیں۔ مگر سوائے اس کے کہ ویدوں میں سرپ کی پوجا مانی گئی ہے وہ کچھ اور نہیں بتلاتا کہ وہ رکھشا کرنے والے سرپ کہاں رہتے ہیں آیا اس لوگ میں انھوا پاتال میں۔

ایسے ارتھوں کو بُدھی قبول نہیں کرتی۔ وید منتروں کے ارتھ پدارتھ ودّیا سے ملتے ہیں۔ جس پرماتما نے ویدوں کا گیان دیا اُسی نے سرشٹی نیم کو بنایا۔ اس لیئے سرشٹی نیم اور ویدوں میں کوئی ورودھ نہیں ہونا چاہیئے۔

ویدوں کے ارتھ تین قسم کے ہوتے ہیں ادھیاتمک ادھی بھوتک۔ اور ادھی دیوک۔

ان چھ منتروں میں اگنی اندر وغیرہ (جو کشیرہ) آتے ہیں اُن کی بابت سادھارن پرش کے لیئے یہ سمجھنا مشکل ہے۔ کہ مشرق کا اگنی شبد سے

اور وکھش کا اندر شبد سے کیا سمبندھ ہے:
وچار شیل سائنس دان وچار کریں تو کسی قدر اُن
کا تاتپریہ سمجھ میں آسکتا ہے۔
مثلاً چھٹے منتر میں شوِترورکھشا ورش مِشوا
آیا ہے اس سے یہ پرتیت ہوتا ہے کہ سفید کُشٹ
ورشا (بارش) کے ذریعے سے دور ہو سکتا ہے
مگر ہم اس وشے میں پورن سمتی نہیں دے سکتے کیونکہ
اس بات کا منڈن کرنا کسی بڑے ڈاکٹر کا کام ہے
اور اسی طرح سے کسی وِدوان کا کام ہے کہ وہ وید
کی سچائی کو پرکھ کر بنیتی اور آدیتیہ (سورج)
کی کرنیں جو تیسرا اورن کی گئی ہیں ان سے جیو ماتر کی
رکھشا ہوتی ہے۔ پر ہم صرف اتنا جانتے ہیں۔ کہ
جہاں دھوپ ہوتی ہے وہاں پلیگ نہیں ہوتی۔
ایسے ہی سورج کی کرنوں سے اور بے شمار لابھ ہیں
میں ان منتروں کے سائنٹفک ارتھ کرنے کے یوگیہ
نہیں۔ کوئی وگیانی پُرش کر سکتا ہے۔

ओं प्राची दिगग्निरधिपतिरसितो रक्षिता
ऽऽदित्या इषवः । तेभ्यो नमोऽधिपतिभ्यो नमो
रक्षितृभ्यो नम इषुभ्यो नम एभ्यो अस्तु । योऽ-
स्मान् द्वेष्टि यं वयं द्विष्मस्तं वो जम्भे दध्मः ॥१॥

(۱) پراچی وشا اس میں گیان سروپ پرماتما ہمارے پتی ہیں۔ اندھکار سے رکھشا کرنے والے ہیں۔ آدیتیہ ارتھات ودوان لوگ اُس کے اِشو ہیں جو ایشور کے گن اور ایشور کے رچے ہوئے پدارتھ مخلوقات کی رکھشا کرنے والے ہیں اور پاپیوں کو بانوں کے سمان پیڑا دینے والے ہیں ان کو ہمارا نمسکار ہو۔ جو ہم سے دویش کرتا ہے اور جس سے ہم دویش کرتے ہیں اُس کو آپ کے وش میں کرتے ہیں۔ اس منتر کا یہ بھی ارتھ ہو سکتا ہے کہ کام کرودھ آدی جو ہمارے اندر کے دشمن ہیں اُن کو جیتیں اور وش میں لاویں:-

ओं दक्षिणा दिगिन्द्रोऽधिपतिस्तिरश्चिराजी रक्षिता पितर इषवः। तेभ्यो नमो०

دکھشن وشا میں اندر نام سے پرماتما کا ورنن ہے بڑی طاقت والے سے اندر مراد ہے۔ وہ ترگیہ یونیوں سے رکھشا کرنیوالا ہے۔ پتر جن کے اِشو ہیں۔ پتر شبد کے ارتھ موسم کے بھی ہیں۔ ارتھات موسموں دوارا اتھوا گیانی لوگوں دوارا رکھشا کرنے والا۔ اُس کو ہمارا نمسکار ہو

وغیرہ وغیرہ ؛

ओं प्रतीची दिग्वरुणोऽधिपतिः पृदाकुरक्षि-ताऽन्नमिषवः। तेभ्यो नमो०

جو پشچم وشا میں ہے اس میں ورن ارتھات
سب سے اُتم سب کا راجہ پرمیشور ہے - جو
بڑے بڑے اژدہا آدمی وش دھاری پرانیوں
سے رکھشا کرنے والا ہے - اور اَن جس کے
بان ہیں اس کو ہمارا نمسکار ہو وغیرہ وغیرہ -
اِس منتر میں پرداکو رکھشا سے اژدھا سے
رکھشا کرنے والا مراد ہے اور اُن کو اِشو تبلایا
گیا ہے - ارتھات ان دوارا ہماری پالنا کرتے
ہیں اس لئے ان اِشو ہے -

ओं उदीचीदिक् सोमोऽधिपतिः स्वजो र-क्षिताऽशनिरिषवः। तेभ्यो नमो०

اُتر وشا میں سوم ارتھات شانت سبھاو - سوامی
اور بھلی پرکار رکھشا کرنے والا جو پرماتما ہے
اور بجلی جس کے تیر ہیں اس کو ہمارا نمسکار ہو
وغیرہ وغیرہ ؛

ओं ध्रुवा दिग् विष्णुरधिपतिः कल्माषग्रीवो रक्षिता वीरुध इषवः। तेभ्यो नमो॰

نیچے کی دشا میں وشنو ارتھات ویاپک نام سے
جو پرماتما ہے اور جسکے بان پیڑ رنگ والے برکھش آدی
کے سمان ہیں ایسے پرماتما کو ہمارا نمسکار
ہو وغیرہ وغیرہ

ओं ऊर्ध्वा दिग् बृहस्पतिरधिपतिः श्वित्रो रक्षिता वर्षमिषवः। तेभ्यो नमो॰

اوپر کی دشا میں برہسپتی ارتھات بانی کا سوامی جو
پرمیشور ہے۔ اور جو برشا روپی بانوں سے ہماری
کوڑھ آدی بیماریوں سے رکھشا کرتا ہے اس کو
ہمارا نمسکار ہو وغیرہ وغیرہ ؏

ان منتروں میں پرماتم دیو کو مختلف ناموں سے
ورنن کرکے اُن کی شکتیوں کو درشایا ہے۔ ان
سے یہ مطلب نہیں کہ گیان سروپ پرماتما پوروَ دشا
میں اور دھن والے پرماتما دکھشن دشا میں ودیمان ہیں
بلکہ پرماتما سب دشاؤں میں براجمان ہیں اور اُن
اِشوؤں دوارا ہماری رکھشا کرتے ہیں جو اِن

منتروں میں ورنن کئے گئے ہیں۔ منشیہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان اشوؤں کے لئے پرماتما کا شکر گذار ہو اور اُس کے آگے جُھکے۔

اِن منتروں سے ہم کیا سیکھتے ہیں؟

ان منتروں میں بڑے زور سے پرماتما کی سروویاپکتا کا ورنن کیا گیا ہے جب ہمہ منشیہ کے ہردے میں یہ خیال قایم ہو جاتا ہے کہ پرماتما سروویاپک ہیں تب بھاگ جاتے ہیں اور منشیہ کے جیون میں اُدبھت تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو منشیہ سب طرف پرماتما کا راجیہ دیکھتا ہے اُس کا دشمن کیا بگاڑ سکتے ہیں جن پرشوں نے اس سچائی کو انوبھو کر لیا کہ پرماتما سب جگہ ویاپک ہیں اور ہمارے رکھشک ہیں ان کی زندگیاں پلٹ گئیں انہوں نے بڑے بڑے کام کر دکھائے جنہوں نے اس سچائی کو انوبھو نہیں کیا انہوں نے دھکے کھائے اور خراب ہوئے دُنیا میں کئی منشیہ اِس پرکار کے ہیں کہ جب اُن پر ذرا مصیبت آتی ہے تو وہ پرماتما سے بے مکھ ہو جاتے ہیں۔ ان کو بہت تھوڑی سمجھ ہوتی ہے وہ دُکھ کی تہ تک نہیں پہنچ سکتے اور سمجھ نہیں سکتے کہ اِس سے پرماتما کو ہماری کیا بھلائی مقصود ہے

اس لئے دھارمک پرش کی چت برتی یہ ہونی چاہئے۔ کہ مصیبت میں پرماتما سے بے کمھ نہ ہو۔ بلکہ سہن شیل بن جائے۔

دھارمک خیال سے آورش پرش وہ ہے۔ جو اپنی مرضی کو پرماتما کی مرضی سے ملا دیتا ہے۔ وہ ہر ایک حالت پر پرماتما کی مرضی کو پردھان خیال کرتا ہے۔ خواہ اُس کی مرضی پرماتما کی مرضی کے خلاف ہی ہو۔ سچے بھگت پرماتما کی مرضی کے آگے اُف تک نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو اُس کی اِچھا میں میں لین کر سکتے ہیں۔ سوامی دیانند جی نے مرتیو کے سمے پرماتما سے بھارت ورش کی رکھشا کے لئے پرارتھنا نہیں کی۔ بلکہ یہی کہتے کہتے ہوئے پران دئے۔ کہ اے پتا آپ کی اِچھا پُورن ہو۔

ضروری ہے۔ کہ منشیہ پرماتما کی اِچھا انوبھو کرلے۔ اور دُکھ اور تکلیف کو بڑی خوشی سے سہے۔ ہماری ورشٹی بہت چھوٹی ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ مصیبت جو ہم پر نازل ہوئی ہے۔ ہمارے کلیان کے لئے ہے۔ یا دُکھ کے لئے۔ پرماتما ایسی کرپا کریں۔ کہ ہم اُن کی اِچھا میں اپنی بھلائی سمجھیں۔ اور وِدوانوں کی ست سنگتی اور شُدھیوں کے ہون سے بلوان ہوکر سنسار میں اُتّم ریتی سے جیون ویتیت کریں۔ جو اِن ویدمنتروں کا آشا ہے۔ اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

(ھنسراج)

ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی

لاہور

آریہ سماج کے سدھانتوں - قومی تیوہاروں - بادھوا بواہ استری سکشا اور دیگر سماجک اور اخلاقی مضامین کے متعلق ٹریکٹ چھاپتی ہے - صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ دینے سے آپ اس کے ممبر بن سکتے ہیں - ٹریکٹ سوسائٹی کے تمام شائع شدہ ٹریکٹ ممبروں کی خدمت میں مفت بھیجے جاتے ہیں - سماجوں - سبھاؤں اور مفت تقسیم کرنے والے اصحاب کے لئے خاص رعایتیں ہیں - لائف ممبروں کے لئے چندہ بیس روپیہ یکمشت -

---

سکرٹری ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی لاہور

سندھیا

چوتھا لیکچر

ٹریکٹ نمبر (۴) بابت ماہ مگھر

۱۹۶۸ سمت

ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی

لاہور نے

آریہ سٹیم پریس لاہور میں چھپوایا

چوتھا لیکچر

وید منتر۔

अग्ने नयसुपथाराय अस्मानिविश्वानो देव वयुनानी विद्वान् युयोध्यस्मज्जुहरान् सेनो-भुयिष्ठान्ते नमोक्तिमविधेम ।

آریہ بھائیو۔ پچھلی دفعہ میں نے آپ کے سامنے منسا پریکرمن منتروں کی ویاکھیا کی تھی۔ آج اگلے منتروں کا ارتھ کرونگا ہم نے پرارتھنا کی کہ ہماری سندھیا اشانتی سے رہت ہو۔ ہمکو شانتی ملے۔ (اور ہم خوش رہیں) اس کے بعد یہ پرارتھنا کی۔ کہ ہمارے انگ بلوان ہوں۔ ہماری شکتیاں ادھیک ہوں۔ انہیں بل ہو۔ اور ان کا استعمال ہم اچھی طرح کرسکیں۔ پھر ہمنے اس بات کی پرارتھنا کی کہ شاریرک بل کے ساتھ پونیتا کا دان بھی ہمکو ملے۔ اگر محض شاریرک بل پراپت ہوا تو اس کے کیول یہ معنے ہیں کہ ہم اچھے گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ مگر ہم نہیں جانتے کہ وہ ہمکو کدھر لے جاوینگے۔ گڑھے میں ؟ یا اچھی جگہ پر ؟ اسواسطے ہم نے پرارتھنا کی۔ کہ جس قدر ہم میں شکتیاں ہوں۔ وہ (سب کی سب) ہم کو پوترتا کی طرف

لے جاویں۔ مگر یہ پرارتھنا کرتے ہوئے کہ ہمارے اندر پوتر شکتیاں ہوں۔ ہمارے بھاؤ اچھے ہوں۔ ہم نے یہ انوبھو کیا۔ کہ وہ پرماتما ہم کو کوئی ایسا سادھن دیں۔ جس سے ہم پاپ سے بچ سکیں۔ اسواسطے اگھمرشن منتر ہمکو ملا۔ پرماتما ہمنے دیکھا۔ کہ یہاں ہے وہ پیدا کرنے والا ہے۔ وہ چیتن ہے وہ ہماری ماتا ہے۔ ہمارا پتا ہے۔ (ان کی دھیانتا کا چنتن کرنے سے) ہم پاپ سے پرے رہتے ہیں۔ اس کے بعد ہمنے انوبھو کیا۔ کہ وہ پرماتما ہمارا ادھی پتی (سب طرف پھیلا ہوا) ہے۔ دوان اور قدرتی طاقتیں اُس کے بان ہیں اسکی شکتیاں یہاں ہیں۔ وہ ان شکتیوں کے ذریعہ سے ہمارا پالن کرتا ہے۔ جنکی خوبی یہ ہے۔ کہ جہاں وہ دگدھ کرتی ہوئی پرتیت ہوتی ہیں۔ وہاں واستو میں ہمارے لئے وہ کلیان کاری ہوتی ہیں۔........ ہم نے پرارتھنا کی۔ کہ جو ہماری اچھائیں (خواہشیں) ہیں۔ وہ (ہے پتا) آپ کی ہوں۔ کیونکہ آپ کی دی ہوئی سزا بھی ایسی ہی پریم سے بھری ہوئی ہے۔ جیسی آپ کی مہر ✣

ہم آج آگے بڑھتے ہیں۔ سندھیا کا وہ آدرش ہمارے سامنے آتا ہے۔ جس کو اپستھان کہتے ہیں۔ اُپ یعنی نزدیک ستھیا یعنی ٹھہرنا۔ اس کے معنی ہیں پاس بیٹھنا۔ اس میں شک

نہیں۔کہ پاپ ہمارا دشمن ہے۔ اور کئی ایک ایسی طاقتیں ہیں
جو ہم کو گرانا چاہتی ہیں۔ (اپنے بچاؤ کے لئے) ہمکو کسی اچھے
سہارے کی ضرورت ہے۔ ایک مثال سے میں یہ بات آپ
کے سامنے واضح کرنا چاہتا ہوں۔ چھوٹے بچے مل کر ایک جگہ
پر کھیل رہے ہیں۔ کھیلتے کھیلتے وہ ذرا گلی میں گھر سے دور
چلے جاتے ہیں۔ وہاں وہ سب مل کر اپنے ایک ساتھی کو تنگ
کرتے ہیں۔ کوئی اسے مخول کرتا ہے۔ کوئی مارنا چاہتا ہے
مگر وہ ستایا ہوا بچہ جھٹ اپنی ماں کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔
وہاں وہ نربھیہ ہے پرسن ہے کھیلتا ہے۔ ہنستا ہے۔ اور خوش ہوتا ہے۔
وہ جانتا ہے کہ اپنی ماں کی گود میں وہ ہر طرح سے محفوظ ہے۔
ٹھیک ایسے ہی ہمارا حال ہے۔ (پرماتما ہماری ماں ہیں۔ اور
ہم ان کے بالک) پاپ ہمیں خراب کرنا چاہتا ہے۔ اس سے
بچنے کے واسطے ہمکو اپنی ماتا کا سہارا لینا چاہیئے۔ جب آتما
چاہتا ہے۔ کہ میں ایسی جگہ پر پہنچوں۔ جہاں کوئی خطرہ نہ ہو
تو اس جگہ تک جانے کے واسطے کسی سادھن کا ہونا بھی ضروری
ہے۔

اُپ نشد میں آتا ہے +

यः सेतुरीजानानामक्षरं ब्रह्मयत् परम् ।
अभयं तितीर्षतां पारं नाचिकेत ँ शकेमहि ।

(कठ)

پرماتما ابھے کنارہ ہیں۔ لوگ اس بھوساگر سے پار اُتر کر ابھے کنارہ کی طرف جانا چاہتے ہیں۔ جب اُپاسک اس جگہ جاتا ہے وہ دشمنوں سے بچ کر پرماتما کے پاس جا بیٹھتا ہے +

اگلے تین منتر اُپاسنا کے ہیں۔ یہ ہم کو سکھاتے ہیں۔ کہ ہم کس طرح سے پرماتما کے پاس جا سکتے ہیں۔ اور ابھے ہو سکتے ہیں۔ وہ منتر یہ ہیں۔

ओं उद्वयं तमसस्परि स्वः पश्यन्त उत्तरं। देवं देवत्रा सूर्यमगन्म ज्योतिरुत्तमम् ॥ यजु० २०।२१

ओं उदुत्यं जातवेदसं देवं वहन्ति केतवः दृशे विश्वाय सूर्यम्। (यजु० ३३। ३१)

ہے پرماتما۔ آپ جو پاپ سے پرے ہیں۔ جو سکھ سروپ ہیں آپ جو اس وقت بھی موجود رہتے ہیں۔ جب کہ اور سب کچھ نشٹ ہو جاتا ہے۔ آپ سب کے مالک ہیں۔ آپ دیوتاؤں کے بھی مالک ہیں۔ آپ ہے پرماتما۔ پران داتا ہیں۔ آپ زندگی دینے والے ہیں۔ ہے دینا ناتھ آپ جو اُتم سے اتم جیوتی سروپ ہیں۔ آپ کا درشن کرتے ہوئے ہم آپ کو پراپت ہوں۔

پرماتما کے گنوں کا ورنن کر کے (اس منتر میں) یہ پرارتھنا کی گئی ہے۔ کہ ہم اس پرماتما کو پراپت ہوں۔ جو پاپ سے پرے ہے۔ جہاں اگیان جا نہیں سکتا۔ ہم اس پرماتما کو دیکھیں۔ جو کہ گیان داتا ہے۔ جو کہ پرکاش کا دینے والا ہے۔

میں آپ کی توجہ دو لفظوں کی طرف لانا چاہتا ہوں۔

(۱) تم سس پری (तमसस्परि)

اور (۲) اُتم (उत्तमम्) براہمن گرنتھ میں لکھا ہے کہ "تم" کے معنے پاپ کے ہیں۔ یعنے "تمس" کے ارتھ اگیان اور پاپ کے گئے ہیں۔ (کیونکہ) جو اگیان سے پرے ہے۔ وہ پاپ سے پرے ہے۔ ہم نے اندھکار اور پاپ سے بچنے کے واسطے اس کے پاس جانا ہے۔ جو سب سے عمدہ جیوتی ہے۔ ہم نے اس کے پاس جانا ہے۔ جیوتی سے مراد اُتم سے اتم (سب سے اعلیٰ) جیوتی (روشنی) ہے۔ اس جگہ اس سے مطلب اس پرماتما سے ہے جو اگیان سے رہت اور پوتر ہے۔ پاپ سے اور اگیان سے ہٹ کر ہم نے اس گیان مئے جیوتی سروپ پرماتما کی شرن میں جانا ہے جو کہ گیان کا بھنڈار ہے۔

ایک تیسرا شبد ہے۔ پشینت (पश्यन्त) جسکے ارتھ ہیں "دیکھتے ہوئے"۔ یعنی "اس اُتم جیوتی کو دیکھتے ہوئے ہم اسکے پاس جاویں"۔ پچھلے منتروں میں اس کا ذکر نہیں آیا۔ پرماتما کا درشن ایک سادھارن بات نہیں ہے۔ اس واسطے اس کا ذکر وہاں نہیں ہے اسکا درشن اس وقت تک نہیں ہوتا۔ جب تک آتما ان سب سادھنوں میں سے نہ گذرے۔ جن کا ذکر سندھیا کے پہلے منتروں میں آچکا ہے

اس درشن کا کیا پھل ہے؟

ہم نے پاپ سے نکل کر اتم جیوتی کے پاس جانا ہے۔ اُپ نشد میں آیا ہے

بدیشیہ -

यदा पश्यः पश्यते रुक्मवर्णं कर्तारमीशं पुरुषं ब्रह्म योनिं तदा विद्वान् पुण्यपापे विधूय यदा पश्यापश्यते निरंजनः परमं साम्यमुपैति॥३०

جبوقت دیکھنے والا دیکھتا ہے۔ اس پرکاش مئے پرماتما کو جو وید کا کارن ہے۔ جو ساری دنیا کا مالک ہے۔ تب وہ گیانی پرش ۔پن اور پاپ کو پرے پھینک کر دکھ سے (رہت ہوکر) پرم گُن وان ہوجاتا ہے۔ وہ اس وقت پرماتما کے گنوں والا ہوجاتا ہے۔

میں اس بات کی ویاکھیا نہیں کرتا۔ کہ پُن کو پھینکنے کے کیا معنے ہیں۔

جس طرح بالک اوروں سے بچنے کے واسطے پیاری ماتا کی گود میں جا بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی ہم (پاپ روپی شتروُں سے بچنے کے واسطے اس بات کی خواہش کرتے ہیں۔ کہ اس سارے سنسار کی ماتا جس نے اس جگت کو رچا اور جو اس جگت کا پالن اور پوشن کرتی ہے۔ اس کے سائے میں پناہ لیں)۔ اگر بالک کو صرف یہ کہدیا جاوے۔ کہ ڈرومت۔ تمہاری ماں تمہارے پاس ہے۔ اور تمہارا باپ بھی موجود ہے۔ اس کو ہرگز تسلی نہیں آتی۔ جب تک وہ

ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لے۔ ٹھیک ایسے ہی ہمارا حال ہے
جب تک پرماتما کے درشن نہ ہوں۔ ہم کو نہ ہی وہ شانتی پراپت
ہو سکتی ہے۔ اور نہ وہ سُکھ میسّر آتا ہے۔ جسکا کہ ذکر اس منتر میں کیا
ہے۔

کھیشتی انتے سروسن شیہ

भिद्यते हृदय ग्रन्थिः छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ॥
क्षीयन्ते चास्य कर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥

یعنی اس پرماتما کو دیکھنے پر دل کی گانٹھیں کھل جاتی ہیں۔ سب
شک دُور ہو جاتے ہیں۔ جب سامنے دیکھ لیا۔ تو شک کس کا؟
اس کے (یعنی جس نے پرماتما کے درشن کر لئے ہوں) اس کے
سب کرم نشٹ ہو جاتے ہیں۔ اس کے سب پاپ دور ہو جاتے
ہیں۔ آپستھان کے ارتھ یہ ہیں۔ کہ ہم اس پرماتما کے درشن
لابھ کریں۔

سب سے پہلی اور نہایت ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم میں
درشن کرنے کی اچھیا ہو۔ ہم سب اس دنیا میں سوئے ہوئے ہیں
سنجمی اس رات کو جاگتا رہتا ہے۔ جب اور سوتے ہیں۔ اور وہ اس
دن کو سویا رہتا ہے۔ جب کہ اور جاگتے ہیں۔

گیتا کا شلوک

यानिशा सर्वभूतानां तस्यो जागर्ति संयमी।
यस्यो जाग्रतिभूतानिसानिशा पश्यतामुनेः॥
गीता अ० २

ایک پہلو میں ہم سوئے ہوئے ہیں۔ اور دوسرے پہلو میں ہم جاگتے ہیں۔ جہاں تک اس دنیا کا سمبندھ ہے ہم جاگتے ہیں۔ جب کبھی کوئی ہماری چیز اٹھا کر لے جاتا ہے۔ تو ہم اس سے لڑنے لگجاتے ہیں مگر جہاں تک پرمارتھ کا سمبندھ ہے۔ ہم سب سوئے ہوئے ہیں۔ ذرا فکر نہیں کرتے۔ کہ ہمارا انجام کیا ہوگا۔ مگر سنجمی پرمارتھ کے وشے میں جاگتا ہے۔ اور سوارتھ کے وشے میں سو جاتا ہے۔ یہ کرشن بھگوان کا نات پر یہ ہے۔

ایک اور وید منتر میں کہا ہے۔ کہ جو ہماری خواہش ہے۔ اس کا پورا کرنے والے پرماتما ہیں۔

"ہے پتا۔ جس خواہش کو من میں رکھتے ہوئے ہم آپ کے پاس آتے ہیں۔ وہ خواہش ہماری پوری ہو جاتی ہے۔ آپ ہی اسکے دینے والے ہیں۔

جب پرماتما کے درشن کی خواہش ہم میں تیز ہوگی۔ تو اگر ہم مناسب طریقہ سے اس کے پاس جاویں۔ تو وہ اوشیہ ہماری خواہش پوری کرینگے۔

यतकामास्त जुहुमस्तनो अस्तु वयम स्यामपतयोरयीणाम्।

ان منتروں میں جیو آتما کو کہا گیا ہے۔ کہ اب تم اس قابل ہو
کہ پاپ اور پُن کو چھوڑ کر آزاد ہو جاؤ۔ اور تم خواہش کرو کہ تمہیں
میرے درشن ہوں۔ جب یہ خواہش ہوئی۔ (تو جیو آتما پرماتما کے
سمیپ ہونے کا اُدیوگ کرتا ہے۔ اس کا من سکھی اور شانت
ہوتا ہے۔ اور آپ پُن وان بنتا ہے) اور جب تک یہ خواہش
اُتپن نہیں ہوتی۔ تب تک کچھ نہیں بنتا +

ادم اُدیتم جات ویدسم

ओं उदुत्यं जातवेदस देवं वहन्ति केतवः
दृशे विश्वाय सूर्यम्। (यजु० ३३।३१)

وہ پرماتما۔ جو سب قسم کے (پرمارتھ اور سوارتھ کے
لئے) دھن کو دینے والے ہیں۔ جو چراچر جگت کو زندگی دیتے
ہیں۔ اس پرماتما کے پاس کیتو ہم کو لے جاتے ہیں۔
کیتو (ہندی) کے کئی معنے ہیں۔ (۱) کرنیں (۲)
گیان کی کرنیں ارتھات گیان (۳) راستہ پر جانے کیواسطے
جو جھنڈیاں ہوتی ہیں۔ وہ کیتو جو ہم کو پرماتما کے پاس لے
جاتے ہیں۔ کیا ہیں؟ سڑک کی جھنڈیاں راستہ دکھاتی ہیں
اس سنسار میں کونسی جھنڈیاں ہیں۔ جو ہم کو اصلی منزل تک
لے جاتی ہیں۔ اس منتر میں ان جھنڈیوں کا ذکر نہیں ہے

مگر آپ کی بودھ کے واسطے کہہ دیتا ہوں۔ کہ ان سے مُراد بنارس۔ بندرابن۔ اور کٹک کی جھنڈیوں سے نہیں ہے۔ بلکہ ان کا تات پریہ صرف گیان سے ہے۔ اس کا ثبوت دوسرے شاستروں میں ملیگا۔ یوگ شاستر سے میں ان جھنڈیوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

ستیہ یہ ہے۔ کہ اس پرماتما تک ہم کبھی بھی نہیں جا سکتے جب تک ہمارا من پوتر اور صاف نہ ہو۔ اس کے واسطے سندھیا میں خاص منتر آیا ہے۔ "اوم مہاپنا تو ہردیہ" (وہ پرماتما جو مہان ہیں ہمارے دل کو شدھ کریں) سب سے پہلا سادھن رشیوں نے ہردیہ کی شدھی بتائی ہے۔ جب تک یہ نہ ہو۔ ہم ایشور کے درشن نہیں کر سکتے جس اوستھا میں ہم اور آپ لوگ ہیں۔ ہماری شدھی نہیں ہو سکتی۔ ہم آپسمیں ایک دوسرے کو چاہے کتنا ہی اچھا کہیں مگر یاد رکھیں۔ کہ ہردیہ کی صفائی نہایت مشکل ہے۔ ایک انگریزی کتاب سے میں آپ کو ایک کہانی سنانا چاہتا ہوں ایک بوڑھا آدمی خیال کرتا تھا۔ کہ میری زندگی سکھ۔ شانتی اور نیکی سے گزری ہے۔ میں نے کسی کا مال نہیں لیا۔ نہ کسی کو مارا ہے۔ اور نہ ہی کسی کو دکھ دیا ہے۔ اپنے دل میں اس طرح سوچ ہی رہا تھا۔ کہ یک لخت اس کی پہلی زندگی کا خاکہ اسکی آنکھوں کے سامنے نمودار ہوا۔ اس نے اپنی یادداشت

سے پوچھا - بتا کیا کہنی ہے - اس کی سمرتی شکتی نے کہا - تو نے تو خون کیا ہے؟ بڈھا حیران ہؤا - ہیں! میں اور خون!! سمرتی شکتی نے جواب دیا - ہاں - ایک دفعہ تم دو آدمی آپس میں بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے - کہ تمہیں طیش آگیا - غصہ میں آکر تم نے ایک بوتل اسکی طرف پھینکی - خیر وہ آدمی تو بچ گیا - مگر محض اپنی پھرتی سے - تم نے تو اس کو مار ہی دیا تھا - تم نے اوروں کا مال بھی بے جا طور پر لیا ہے - کتنے یتیموں کے کپڑے اُتارے ہیں - بڈھا اس بات پر چونک پڑا - اصرار پر پتہ لگا - کہ اس کے ایک متر نے اسے اپنے لڑکوں کا سربراہ بنا دیا تھا - پہلے تو اس نے لڑکوں کی اچھی طرح سے پرورش کی - مگر ایک دفعہ بڈھے کے دل میں خیال آگیا کہ ہو نہو - لڑکوں کو کسی طرح مار ڈالے اور ان کا مال خود لے لے -

ہم میں سے نیک سے نیک آدمی کتنی دفعہ غریبوں کے کپڑے اُتارتا ہے! کتنی دفعہ ہنسا کرتا ہے! اور کسقدر پاپ کرنے پر مائل ہوتا ہے! بڑے بڑے رشی اور منی یہ کہتے آئے ہیں کہ ہم تو نیچ اور پاپی ہیں - اس کا یہ مطلب نہیں - کہ وہ نیچ مچ کا یک کرم کئے دوارہ نیچ اور پاپی ہیں - بلکہ وہ اپنی کمزوریاں محسوس کرتے ہیں -

یوگ شاستر میں ایک سوتر بتاتا ہے - کہ دل کی صفائی کے واسطے چار باتیں ہونی چاہئیں - مختصر طور پر یہ ہے -

دنیا میں چار قسم کے آدمی ہوتے ہیں۔

(۱) دنیا میں سکھی۔ (۲) دنیا میں دُکھی مصیبت زدہ (۳) پُن کرنے والے خواہ وہ دُکھی ہوں یا سُکھی (۴) پاپی

چاہیئے تو یہ کہ جو سکھی ہیں۔ ہمارے اندر ان کے واسطے پریم کا بھاؤ ہو۔ مگر اگر ہم کسی کو بڑھتا ہوا دیکھیں۔ تو ہم حسد کرنے لگ جاتے ہیں۔ یوگ شاستر میں اس کو بُرا کہا ہے۔ اگر کوئی آدمی امیر ہے۔ تو ہم اسکی نندا کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر اس کے لڑکے ہیں۔ تو ہم دل میں کُڑھتے ہیں۔ اگر اس نے مکان بنوایا ہے۔ تو ہمارے تن بدن میں آگ لگجاتی ہے۔ ایسا نہیں چاہیئے یوگ شاستر کہتا ہے۔ آپسمیں میتری کرو۔ ایسے آدمی کی مدد کرو۔ اس کا ساتھ دو۔ ہندو لوگ اپنے آپ کو پوتر سمجھتے ہیں مگر میری یہ رائے ہے۔ اور شاید آپ میرے ساتھ اس میں اتفاق نہ کریں۔ کہ ان میں (ہندوؤں میں) سب سے زیادہ یہ بیماری ہے۔ اگر کوئی مصیبت زدہ ہو۔ تو اس کو سہایتا نہیں دیتے کہتے ہیں۔ کہ اس کے کرم مندے ہیں۔ ہم میں مدد مہربانی یا کرونا کا بھاؤ نہیں۔ مدد کرنا ہر ایک کے بس میں نہیں ہے۔ مگر کرونا (ہمدردی) کا بھاؤ تو ضرور بس میں ہے۔

تیسری بات یہ ہے۔ کہ اگر کسی کو اچھا کام کرتے دیکھو۔ تو اسکی مودنا کرو۔ بورڈنگ ہاؤس میں میں نے دیکھا ہے۔ کہ جو لڑکے نیک کاموں کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں۔ جو سندھیا۔ ہون آدی

نت یموں کا پالن کرتے ہیں - ان کو دوسرے لوگ مکار کہنا شروع کر دیتے ہیں - بجائے اس کے کہ ہم ان کو شاباش دیں - ہم اُلٹے ان کے پیچھے پڑ جاتے ہیں - ہم میں مودنا کا بھاؤ ہونا چاہیئے -

اگر کوئی پاپی ہے - تو اس کے ساتھ لڑتے ہی نہ رہو - بلکہ اس کے ساتھ اُپ ایکھشا (بے پروائی) کرو - پاپی کے ساتھ متر تا مت کرو - بلکہ بے پروائی رکھو - جلتا ہوُا کوئلا جلا دیتا ہے - اور بجُھا ہوُا سیاہ کر دیتا ہے - کوئلا گرم ہو یا سرد ہر طرح سے اس کے ساتھ ملنے سے نقصان ہی ہوگا - ٹھیک ایسے ہی پاپی پرش کا حال ہے - پاپی پرش کی طرف بے پروائی ظاہر کرنی اچھی ہے - ان چار باتوں سے ہردہ کی شدھی ہوتی ہے - اور ہردہ کی شدھی کے بغیر پرماتما کے درشن نہیں ہوتے -

کیتو کے معنے گیان کے ہیں -

اس کے ارتھ ہیں - آتما اور پرماتما کو جاننا - چت کی صفائی رکھنا - چنتن کر کے سوادھائے کرنا - پرم سادھن کرنا یعنی اوم کا جپ اور اس کے ارتھ کا چنتن کرنا - یہ سب سے بڑا سہارا ہے - اس سہارے کو پاکر انسان برہم لوک میں مہان ہوتا ہے - یہ سب چیزیں ہمکو پرماتما تک لے جاتی ہیں - اور

یہ سچی جھنڈیاں ہیں۔ جو ہم کو سچا راستہ بتاتی ہیں۔ جب ہم ہیں
پرماتما تک جانے کی تیز خواہش ہوتی ہے۔ تو وہ بلوان
آشچریہ روپ پرماتما۔ متر۔ ورن اور اگنی کی رہنما دیوتاؤں
کو پراپت ہوتا ہے۔ وہ ہی انتر آتما جیون کا داتا دیو۔ پرتھوی
انترکھش ہیں ویاپک ہے۔

اوم پترم دیوانا

ओं चित्रं देवानामुदगादनीकं चक्षुर्मित्रस्य
वरुणस्याग्नेः। आप्रा द्यावा पृथिवी अन्तरिक्ष
सूर्य आत्मा जगतस्तस्थुषश्च स्वाहा। (यजु० ७।४२)

ارتھ۔

وہ پرماتما دیوؤں کو پراپت ہوتا ہے۔ متر وہ ہے۔ جو سب
کے ساتھ پریم کرتا ہے۔ اگنی وہ جو وددان ہو۔ ویدوں
کا گیاتا ہو۔ ورن (سریشٹھ) کو کہتے ہیں۔ ایک دفعہ
پرانوں میں جھگڑا ہوگیا۔ کان کہتے تھے۔ ہم بڑے ہیں۔
زبان کہتی تھی ہیں۔ ناک کہتا تھا ہیں۔ آنکھ کہتی تھی ہیں۔ ہر
ایک سب سے سریشٹ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ جب آپس
میں وہ کوئی فیصلہ نہ کر سکے۔ تو وہ پرجاپتی کے پاس گئے
اور اس سے انصاف چاہا۔ پرجاپتی نے کہا۔ کہ میں ایک

اصول بتا دیتا ہوں - اس سے تم لوگ خود فیصلہ کر لینا - جسکے
نکل جانے سے تم سب کو تکلیف ہو - وہ سب سے افضل ہے
اس منتویہ کو لیکر ہر ایک باری باری سے اپنی سریشٹا آزمانے
لگا - سب سے پہلے آنکھ جسم کو چھوڑ گئی - باقی کا شریر پہلے
کی طرح کھاتا تھا - پیتا تھا - سنتا تھا - اور سونگھتا تھا - غرضیکہ
اس طرح گذارہ کرتا تھا - جس طرح ایک اندھا آدمی کرتا ہے - آنکھ
ان کا کچھ بگاڑ نہ سکی - اور نادم ہوکر واپس آگئی -

جب وہ آگئی - تو کان چلا گیا - اس پہ بھی وہ دیکھتے - کھانے
محسوس کرتے - اور چلتے پھرتے تھے - ان کا گذارہ ٹھیک ویسے
ہی ہو جاتا تھا - جیسے ایک بہرے آدمی کا ہوتا ہے -

اسی طرح باری باری سے زبان - ہاتھ - پاؤں وغیرہ چلے
گئے - مگر اپنی کمزوری کی وجہ سے باقی شریر کا کچھ نہ کر سکے - جب
پران کی باری آئی - تو ابھی گیا بھی نہیں تھا - بلکہ صرف چلنے
کی تیاری ہی کرتا تھا - کہ باقی سب کا دم گھٹنے لگا - آنکھ بند ہوگئی
کان سن نہ سکے - زبان بول نہ سکتی تھی - ہاتھ کام سے رہ گئے -
پاؤں چل نہ سکتے تھے - جو جہاں تھا - وہ وہاں کا وہاں ہی رہا
سب نے عرض کی کہ ہے بھگوان - ہے پران آپ کے بغیر ہم سب
بیکار ہیں - آپ ہم کو نہ چھوڑیئے - آپ ہم سب میں سے سریشٹ
ہیں -

ایک اور جگہ اُپ نشد میں ورنن ہے۔ کہ پران کیوں بڑے ہیں؟ باقی سب اعضا اپنے اپنے رسوں میں مست ہو جاتے ہیں۔ مگر پران کبھی بھی اپنے فرض کو نہیں چھوڑتا۔ آنکھ اگرچہ جسم کے واسطے دیکھتی ہے۔ مگر اکثر اوقات کسی خوبصورت چیز پر ٹک جاتی ہے۔ کانوں کو میٹھی سُر کا ویَن ہے۔ ناک خوشبو کے پیچھے مارا مارا پھرتا ہے۔ مگر پران ایک اس قسم کی چیز ہے۔ کہ جسکو کوئی چیز اپنے فرض سے کھینچ نہیں سکتی۔ یہ خود کوئی چیز گرہن نہیں کرتا۔ اور اسی لئے سب سے سر لیشٹ ہے۔ اگر یہ ہمارے اندر نہ ہو۔ تو ہم کچھ بھی نہیں۔ ٹھیک اسی طرح ایک بے غرض آدمی کی زندگی ہے۔ جب ہماری زندگی میں ایک لیش ماتر بھی خود غرضی نہ ہو۔ تو اس وقت ہم اگنی۔ متر اور ورن کہلا سکتے ہیں۔

جس طرح پتھر پر مٹی کا ڈھیلا پھینکنے سے ڈھیلا خود ٹوٹ جاتا ہے۔ اور پتھر کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ ٹھیک ایسے ہی بے غرض آدمی کا حال ہے۔ سوامی دیانند پران وت تھا۔ لوگوں نے اس پر پتھر پھینکے۔ گالیاں دیں۔ برا بھلا کہا۔ مگر اس کا کچھ نہیں بگڑا۔ بلکہ اُلٹے لوگ خود لڑ لئے۔ ہمکو بھی پران وت ہونا چاہیئے۔ مگر ایک منٹ ایک جنم میں پران وت ہونا مشکل ہے کتنی جنموں کے بعد دیانند۔ شنکر۔ بدھ۔ نانک جیسے پران وت

مہاتما پیدا ہوئے ہیں۔

جو گیان سروپ پرماتما ہیں۔ وہ پران وت آدمی کی خود رہنمائی کرتے ہیں۔ وہ ہمارے چکھشو (آنکھیں) ہیں۔ وہ خود آکر ہمارے اندر آموجود ہوتے ہیں۔ بھجن میں آپ گاتے ہیں "میرے ہردیہ آن بسو پربھو۔ میرے ہردیہ آن بسو" جب سچے دل سے کہا جاوے۔ تو سچ مچ وہ دل میں آجاتے ہیں۔

ایک چھوٹا سا اصول میں اور بتانا چاہتا ہوں۔ لوہے کی چقمق کے واسطے کشش ہے۔ مگر جب دونوں دور ہوں۔ تو کوئی اثر نہیں ہوتا۔ انہیں نزدیک نزدیک لاتے جاؤ۔ جب ایک خاص حد میں وہ آجاوینگے۔ تو کشش شروع ہو جائیگی اور جب بہت نزدیک ہوجاتے ہیں۔ تو جھٹ مل جاتے ہیں۔

جب ہم دور ہیں۔ تو پرماتما اپنی طرف ہم کو نہیں کھینچتے مگر جب نزدیک آنا شروع کرتے ہیں۔ تو تھوڑا تھوڑا اثر شروع ہوجاتا ہے۔

مگر جب ہم کافی نزدیک ہو جاتے ہیں۔ تو پھر ہمیں چلنا نہیں پڑتا۔ بلکہ کھنچنے سے تھم نہیں سکتے۔ اور زور سے پرماتما ہم کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ بھگت لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔ کہ جب ہم ایک قدم پرماتما کی طرف جاتے ہیں۔ تو وہ

دو قدم آگے بڑھتے ہیں۔
مگر جب تک ہم میں خواہش نہیں ہوتی۔ جب تک ہم کیبتو
کا سہارا نہیں لیتے۔ وہ نہیں ملتے۔ جس وقت ہم شدھ ہو جاتے
ہیں۔ اور سرلشیٹ بن جاتے ہیں۔ تو ہم کو گیان آتا ہے۔
پھر ہمارا ہردہ اس پرماتما کا سنگھاسن بن جاتا ہے۔ اور
اس وقت جیو آتما کہنے لگ جاتا ہے۔

भिद्यते हृदय ग्रन्थिः छिद्यन्ते सर्वसंशयाः ॥
क्षीयन्ते चास्यकर्माणि तस्मिन् दृष्टे परावरे ॥

کہ میرے سب شک رفع ہو گئے۔ اور دل کے بھید کھل گئے۔ جس طرح بالک
ماتا کی گود میں جا کر بے خطر ہو جاتا ہے۔ ہم بھی اس سچی ماتا کی شرن لے کر ڈر
سے رہت ہو جاتے ہیں۔ آؤ ہم لوگ سب مل کر اس بل داتا کے آگے پرارتھنا کریں
کہ ہے دینا ناتھ ہے گیان سروپ پتا۔ ہے کرونا کے ساگر۔ آپ ہم پر
ایسی کرپا کرو۔ کہ ہمارے چت میں شانتی ہو۔ ہمارے انگوں میں بل ہو۔
ہم کو آپ کا ڈر ہو۔ ہم ہے دینا ناتھ آپ کو ہر جگہ سرودیاپک جانیں۔ ہمارے
دل میں آپ کے ملنے کی اچھا ہو۔ ہم آپ کے گیان مارگ پر چلیں۔ ہے
دینا ناتھ۔ ہمارا جیون ان وت ہو۔ اس جنم میں یا کسی جنم میں یا کسی اگلے
جنم میں جب کبھی ہو۔ ہم آپ کے سمیپ بیٹھیں۔ آپ کا بل آپ کا تیج۔ آپکا
لیش اور نیائے ہمارے ہردہ میں ہو۔ آپ ہے پرماتما اس آریہ جاتی کو اپنا
سچا بھگت بنائیں۔ ہم آپ کے سچے سیوک بنیں۔ اور آپ کی آگیا کا پالن کریں!!!
اوم شانتی! شانتی!! شانتی!!!

سندھیا

پانچواں لیکچر

ٹریکٹ نمبر (۵)

بابت ماہ چیت

سمت ۱۹۶۸ بکرمی

ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی۔ لاہور

مطبع آریہ سٹیم پریس لاہور باہتمام لالہ شنکر داس پرنٹر

پانچواں لیکچر

अग्ने नय सुपथा राये अस्मान्विश्वानि देव वयुनानि विद्वान्। युयोध्यस्मज्जुहुराणमेनो भूयिष्ठान्ते नमउक्तिं विधेम॥

میرے پیارے بھائیو - ابھی پنڈت جی مہاراج نے آپکے سامنے گایتری منتر کی ویاکھیا بڑی وِدوتا اور دھرم کے پریم سے کی ہے میرے دل میں یہ اچھا اُتپن ہوئی ہے - کہ اس سے جو پہلا منتر آتا ہے - میں بھی اسکی تھوڑی سی ویاکھیا آپکے سامنے (پیش) کروں - کیونکہ میں سندھیا اوپاسنا کے جو منتر ہیں - انکی ویاکھیا اس ورش میں اس منتر تک کرچکا ہوں -

مینے آپکے چرنوں میں یہ نویدن کیا تھا کہ سندھیا میں بیٹھنے سے پہلے ہمارے لئے یہ ضروری ہے - کہ ہم سب سے پہلے اپنے چت کو شانت کریں - ہم لوگ سندھیا کا آرنبھ ہونے سے پہلے آچمن منتر (دوارہ اپنے شریر کو شدھ کریں) ہم نے یہ پرارتھنا کی - کہ وہ کلیان کاری پرماتما اس سنسار میں سرو تھا شانتی کو پھیلا دیں تاکہ ہم پر چاروں طرف سے شانتی کی ورشا ہو - اس کے بعد ہم پرماتما سے بل پا سکتے ہیں - ہمارا جیون پوتر ہوگا - اور پھر ہم اس سنگرام کے واسطے تیاری کر سکینگے - جو ہر ایک دھارمک پرودہ میں (ایک نہ ایک دن) ضرور ہوتا ہے - یہ سنگرام پاپ اور پن کے درمیان ہے - یہ دھرم اور ادھرم

کا سنگرام ہے۔ اس سنگرام میں مدد لینے کے لئے ہم اگھمرشن
منتر (دوار اس جگت پتی جگت کے ادھشٹاتا کا چنتن
کرتے ہیں۔) اور امنسا پری کرمان) منتروں سے میرو یا پک
پرماتما کی (مہاتما کو اپنے چت میں انوبھو کرتے ہیں) اس
درجہ تک پہنچکر ہم پرماتما سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ جسقدر
بھاو ہمارے اندر ہوں)۔ جو ہمارے کرم اور تکلنیاں ہوں
ان سب تکلنیوں کے لئے اس پرماتما کو ہمارا ادھیشٹھاد ہو
اس کے بعد میں نے اپاسنا منتروں کی ویاکھیاں کی تھی یعنی
اُدویم تم سسن پری سب سے لیکر۔ چترم دیو انام۔۔۔۔ تک
میں نے آپ کے چرنوں میں نویدن کیا تھا۔ کہ ہمیں
پرماتما کے پاس پہنچنے کے واسطے۔ اور اس ابھے کنارہ
تک جانے کے لئے جسکا ذکر اپ نشد میں آتا ہے۔ ضروری
ہے کہ ہمارے اندر اُدبودھن شکتی پیدا ہو۔ ہمارا آتما اُس
نیند سے جاگے جس میں (گرست ہونے کے کارن یہ) سنسار
کے وشوں میں پھنسا ہوا ہے۔ ہم میں وہ شکتی آئے جس
سے کہ ہمارے آتما میں یہ اچھا پیدا ہوتی ہے۔ کہ میں
پرماتما کے درشن کروں۔ اسکے بعد ہم یہ پرارتھنا کرتے
ہیں۔ کہ ہم کیتو کو پراپت ہوں۔ جو کہ ہمیں ہمارے منزل مقصو
تک لیجائے۔ میں نے نویدن کیا کہ جب ہمارے ہردہ
میں پرماتما کے درشن کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ تو پرماتما

ہمیں اُس خواہش تک ہی چھوڑ نہیں دیتے۔ بلکہ جب وہ
اس خواہش کو ہمارے اندر موجود پاتے ہیں۔ جب وہ
اور بودھن شکتی کو ہمارے اندر دیکھتے ہیں۔ تو وہ ہم
کو اپنی اور کھینچتے ہیں۔ اور ہماری طرف آتے ہیں۔ چیزم
دیوا نام کا یہی ارتھ ہے۔ کہ وہ جو وچتر سوروپ پرماتما
ہیں اور انت شکتیوں والے۔ وہ بھگت جن کو اکیلا نہیں
چھوڑتے۔ صرف اس بات پر ہی نہیں چھوڑتے کہ جتنا
تپ کرے۔ اتنا ہی پھل دے۔ بلکہ جب ہم ایک خاص درجہ تک
سفر طے کرتے ہیں۔ تو وہ ہمارے ہردہ میں خود آکر براجمان
ہوتے ہیں۔ جس وقت ہمارے ہردہ کے اندر ودیا اور گیان
شکتی پیدا ہوتی ہے۔ تو وہ خود آکر ہمارے دل میں براجمان
ہوتے ہیں

اس حالت میں یہ منتر پڑھتے ہیں۔ اور تچ چکھشر دیوتیم۔

ओं तच्चक्षुर्देवहितं पुरस्ताच्छुक्रमुच्चरत्
पश्येम शरदः शतं जीवेम शरदः शतꣳ शृणुयाम
शरदः शत प्रब्रवाम शरदः शतमदीनाः स्याम
शरदः शतं भूयश्च शरदः शतात् । यजु० ३६।२४।

سناتنی لوگ اسے پڑھتے وقت سوریہ کیطرف دیکھتے ہیں بعض
آریہ سماجی لوگ بھی سوامی دیانند کے بھاؤ کو نہ سمجھکر (یہ کہتے ہیں کہ)

سورج کی طرف دھیان کر کے اس منتر کو پڑھا جاوے۔ وہ
سوریہ کے اصلی معنوں کو نہیں سمجھتے۔ سوریہ سے مراد یہ بیرونی
سورج نہیں بلکہ اندرونی ادھیاتمک سورج یعنی پرماتما کے ارتھ
لئے ہیں۔ یہاں پر جو خواہش ظاہر کیگئی ہے۔ اس انتریامی پرماتما
کے سامنے ظاہر کیگئی ہے۔

اس منتر کے پہلے حصوں میں پرماتما کے گنوں کا ورنن ہے
ایس میں تین شبد خاص طور پر آتے ہیں۔ تت چکشو ر
) وہ پرماتما آنکھ ہیں۔ اگر ہم کسی ایسے ستھان پر چلیں
جو اونچا نیچا ہو۔ تو آنکھ ہمیں گرنے سے بچاتی ہے۔ جب ہم
چلتے ہیں تو یہ ہمارے راستہ کو بتاتی ہے۔ اور سفر میں ہم
کو اپنے منزل مقصود تک پہنچاتی ہے پرماتما ہمارے لئے
اندرونی (ادھیاتمک) آنکھ ہیں۔ جو سفر ہم نے اس زندگی میں
کرنا ہے۔ اس جیون مارگ کے لئے وہ پرماتما ہی چکشو روپ
ہیں۔ دوسری بات یہ پائی جاتی ہے کہ (پرماتما نہ صرف راستہ
ہی بتلاتے ہیں۔ بلکہ وہ دیوہت ہیں۔ سوامی جی نے دو ارتھ
کئے ہیں۔ (۱) جنکو دیوتا ارتھات ودوان لوگ پیار کرتے
ہیں۔ (۲) دیوتاؤں کا جو ہتکاری ہے۔ اس جگہ صرف یہ ہی
نہیں کیا کہ وہ (پرماتما) ہماری آنکھ۔ بلکہ امید دلائی گئی
کہ ان لوگوں کے جو اسکے بھگت ہیں سہایک دشٹیاتمک بھی ہیں
اگر کسی وقت ہم مصیبت میں پڑیں تو ہمیں تنگ نہ ہونا چاہئے

اور نہ یہ سمجھ لینا چاہئے - کہ ہماری زندگی کی امیدیں خاک میں مل گئیں - بلکہ اس وقت وشواس رکھو - کہ پرماتما سدا نیکی کے مددگار ہیں اس دنیا میں کبھی نہیں ہو سکتا کہ رام ورجے کو پرپت نہو اور راون جیتے ہاں تھوڑی دیر کے لئے پاپ کی شکتی پربل ہو جائے تو ہو جائے - لیکن یہ ہمیشہ کے لئے ایسا نہیں ہو سکتا - پاپ نیکی کو دبا نہیں سکتا - جب تک پرماتما اس جگت میں براجمان ہیں تب تک پاپ کا غلبہ پن پر کبھی نہیں ہو سکتا - اس منتر میں یقین دلایا گیا ہے - کہ پرماتما دیوتاؤں کے اپکاری ہیں - اور سدا انکا بھلا کرنے والے ہیں

تیسری بات - پرسنا تن چھکر ترت (

جو شروع سے ہے - شروع کیا - جو شروع کے شروع سے بھی پہلے تھا - اور جو ہمیشہ تک رہیگا - جو انادی سے سے اننت سے تک یا (یوں کہو کہ) شرشٹی اور پرلے کے سلسلہ تک جو سدا کے لئے اس جگت کے ادھی پتی ہیں - اور اس میں وراجمان ہیں - پرماتما سدا کیوا سطے ہمارے رہنما ہیں - کچھ تھوڑی دیر کے لئے ہیں بلکہ ہمیشہ سے وہ ہمارے مارگ پر ورتک چلے آئے ہیں اور ہے رہیں گے -

اس کے ساتھ "شنکر" کا ارتھ پوتر سروپ اور پوترتا دینے والا ہے پرماتما کے جو وشیشن اس منتر میں کئے گئے ہیں - ان میں تین باتوں کا خاص ورنن ہے - ا

(۱) کہ پرماتما ہم سب کے پیچھے پر دوشک یعنی ابتدا دکھانے والے ہیں

ہمکو وسواش دلایا گیا ہے کہ جو اس راستہ پر چلتے ہیں۔ انکا وجے ہوتا
ہے۔ اور جو اس سے ورُدھ چلتے ہیں۔ انکا گھٹے ہوتا ہے۔
(۳) کہ پرماتما ہمکو پوترتا دینے والے ہیں۔ جب سنسار
کے کام ہمارے من کو میلا کر دیتے ہیں۔ اسوقت پرماتما ہی
ہمارے من کو پوتر دینے والے ہوتے ہیں۔ اب اس پرماتما
کے چرنوں میں جا کر ہمارے دل میں کیا خواہش پیدا ہوتی ہے۔

पश्येम शरदः शतं जीवेम शरदः शतं शृणुयाम

کہ سو برس ہم دیکھیں سو برس تک جئیں۔ سو برس تک بولیں
سنیں۔ چلیں۔ پھریں (اور آزاد زندگی بسر کریں) اگر پرماتما کی
اچھیا ہو۔ تو اس سے بھی بڑھکر ہم اس دنیا میں عمر کو بھوگ سکیں
اس سے پہلی بات جو ظاہر ہوتی۔ وہ یہ ہے کہ ہم چاہتے
ہیں۔ کہ ہم کم از کم سو برس تک جئیں۔ کیوں!
ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرماتما کے چرنوں میں رہ کر
پورن آیو کو بھوگنا اور امرت کو گرہن کرنا۔ آریوں کے جیون
کا ادرش تھا۔ جو منتر ہم پر ہر روز ہون میں پڑھتے ہیں
اُن میں آتا ہے۔ کہ

त्र्यम्बकं यजामहे सुगन्धिं पुष्टि-
वर्धनम्। उर्वारुकमिव बन्धनान्मृत्यो-
र्मुक्षीय माऽमृतात् ॥

یعنی ہم ان تینوں تسکتیسور یعنی اُت پتی۔ پالن اور پرلے کے دھارن کرنے والے کی پوجا کریں۔ جسطرح سے خربوزہ جب تک کچا ہوتا ہے۔ اپنی بیل کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ مگر جب ٹوٹتا ہے تو پک کر ہی ٹوٹتا ہے

اسی طرح پرماتما سے ہماری پرارتھنا ہے کہ ہم اس جیون کی لتا سے کچے کاٹے نہ جاویں۔ بلکہ جب ہم اس سے الگ ہوں۔ ہم دھرم کی پوترتا۔ پورن آنند اور نیکی کی خوشبو کو ساتھ لیتے ہوئے اس سے الگ ہوں۔ اور امرت کو پراپت کریں۔ جسطرح خربوزہ مٹھاس کو لیکر بیل سے الگ ہٹتا ہے ایسے ہی ہم پورن ریتی سے پک کر اس سنسار لتا بیل سے علحدہ ہوں۔ یعنی کم از کم سو سال جئیں ہم لوگ۔ یا ہمارے بھائی آجکل تھوڑے عرصہ میں ہی کٹ جاتے ہیں۔ باپ کے سامنے پیارا بیٹا۔ ماں کے سامنے لڑکی۔ بھائی سے بھائی۔ پیارے سے پیارا کٹ جاتا ہے ہماری آیو بہت تھوڑی ہوتی جاتی ہے۔ میں کیا کہوں ہمارا جیون آریوں کا جیون نہیں۔ اگر ہم سو سال تک زندگی حاصل نہیں کر سکتے اور پہلے کٹ جاتے ہیں۔ تلوار سے نہیں بلکہ بیماری سے۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارا جیون ویدک جیون نہیں ہے۔ اور ہم نے ویدک نیموں کا پالن نہیں کیا۔ زندگی کے متعلق ایک شخص کا قول ہے کہ ہم تھوڑا جئیں مگر اچھا جئیں۔ یعنی ہمارا جیون شبھ جیون ہو۔ اسکے آگے نہیں یہ کہنا بالکل

ہے کہ دیرگھ شوبھ جیون اس سے اچھا ہے۔ اسی لئے آریہ
لوگ پرماتما سے پرارتھنا کیا کرتے تھے۔ کہ ہم سو برس تک جئیں
چلیں۔ پھریں۔ دیکھیں اور سنیں۔

واسنشوں کی زندگی سے ہمیں کیا پرتیت ہوتا ہے؟ اگر
آپ سو برس تک جیتے ہیں۔ مگر نفسانی خواہشوں کے غلام اور
وشئوں میں پھنسے ہوئے تو ایک سے
سادھارن جیون کو وید میں منش جیون کہا ہے اور آریہ
جیون کو دیو جیون کا نام دیا گیا ہے

अग्ने व्रतपते व्रतं चरिष्यामि तच्छकेयं
तन्मे राध्यताम। इदमहमनृतात् सत्यमुपैमि॥

ہے پرماتما برت پتے اگنی ! میں اس برت کو کرونگا۔ آپ
اس کے پورن کرنے کے لئے مجھے شکتی پردان کریں۔ میں اس
است جیون سے ست جیون کو پراپت ہوں یہ جیون کی تشتھ پتھ
براہمن میں دیا گیا ہے۔

منش جیون است جیون سے یگیہ میں پرویش کرنا دیو
جیون ہے اور یہ ست کا جیون ہے۔

ایک اور تمیز بھی رکھی گئی ہے۔ کہ پرادکھ کہا ہی دیا۔

परोक्षप्रिया इव हि देवाः प्रत्यक्षद्विषः
یعنی ظاہر کیطرف نہ توجہ کرنے والے بلکہ مطلب کی طرف

جانے والے ہی دیوتا ہیں۔ پشو کا جیون صرف Present کا جیون ہے۔ جو کچھ اسکے آگے رکھو اسکا دل اسکو کھانے کو چاہتا ہے۔ پروانہ لمپ کی روشنی پر مست ہو جاتا ہے۔ اسے یہ خبر نہیں کہ روشنی کی آگ اسے جلا دیگی۔ وہ کیول پریہ تکھش سیوی ہے اور اسے پروکھش کی خبر ہی نہیں۔ جو آدمی دھرماتما نہیں ہے جو دھرم کیطرف رُچی نہیں رکھتا۔ جس میں سنجم نہیں وہ وشے کو دیکھکر اس طرف بھاگ پڑتا ہے۔ سنسار کے وشے ہمیں اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ وشے ہم کو ڈھلوان کیطرف لے جاتے ہیں۔ اور نیکی اونچائی کیطرف۔ جسطرح پہاڑ کی اونچائی کیطرف چڑھنا کٹھن ہے اور ڈھلوان کیطرف منشیہ خود بخود ہی بہا جاتا ہے۔ عین ویسے سنسار میں وشیوں کا جیوں اترائی کا جیون ہے اور آسان ہے۔ آدمی خود بخود بھاگا چلا جاتا ہے۔ مگر اونچے تکلیوں کیطرف چڑھنا اسکے لئے مشکل ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمارے شاستر کاروں نے یہ کہا ہے کہ دیوتا وہ لوگ ہیں۔ جن میں سنجم آدمی پائے جاتے ہیں۔ اب یہ جتنی شکتیاں ہیں۔ یعنی سو برس تک جینا۔ سو برس تک چلنا۔ سُننا۔ دیکھنا آدمی ان سب کو سنجم کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے۔ وہ آدمی جو سو برس تک تو جیتا ہے مگر بُری چیزوں کو دیکھتا ہے گندی پستکیں پڑھتا ہے۔ گندے وشے بھوگتا ہے۔ کیا اسکی زندگی ویدک زندگی ہو سکتی ہے۔ کیا اسکی زندگی اور کتے کی زندگی میں کوئی فرق ہے؟ اسی طرح سے جو منشیہ گندے گیت سنتا ہے اور

ہر وقت سنداستتی میں لگا رہتا ہے۔ تو کیا سچ مچ اُسکے کان اپنے
اصلی مدعا کو پورا کر رہے ہیں! وہ آدمی جسکی روٹی دوسروں
کے آدھین ہے۔ کیا وہ کہہ سکتا ہے کہ میں سوادھینتا سے
جیون ویتیت کر رہا ہوں! ایسا جیون ویدک جیون ہرگز نہیں
ہوسکتا۔ یہ پشو جیون ہے یہ وہ جیون نہیں ہے۔ جسکے لئے
وید منتروں میں ہمارے لئے پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم
شبھ بھاؤں سے سوبھو شت ہوئے ہوئے شاریرک آتمک
اور ساماجک انتی کو کریں۔ اچھی طرح سے رہیں۔ بولیں۔
دیکھیں اور اپنے جیون کو سپھل کریں ہمارے اندر آدھینتا بھاؤ
نہ ہو اور اُسکے واسطے ان منتروں میں پرارتھنا کی گئی ہے۔
پرماتما ہمکو راہ دکھانے والے ہیں۔ وہ ہمارے ہتکاری
ہیں۔ کبھی نقصان نہیں پہنچاتے سدا پوتر ہیں وہ ہمارے اندر
سادھو بھاؤں کو پیدا کریں۔ تاکہ ہم پشو جیون سے نکلکر دیو
جیون کیطرف جھکیں۔ ہم ہر روز اسکے واسطے پرارتھنا کرتے ہیں
آریہ جیون ہمیں کیول پرتکش کی طرف سے ہٹاکر پروکھش
کیطرف سے جاتا ہے دو باتوں کیطرف ہمیں اوشیہ دھیان
کرنا چاہیے۔ اول یہ کہ ہم اِسی سنسار کو ہی اپنا پرتیکھش
جیون نہ مانیں۔ بعض پرتیکھش وادی یہ کہتے ہیں کہ یہی جیون
ہی سنسار سب کچھ ہے اس قسم کے لوگ ناستک ہیں
کچھ سب نشٹ ہو، ہم آچاریہ کہتے ہیں

मोहेन मूढम्। अयंलोक नास्ति पर इतिमानी
पुनः पुनर्वशमापद्यते मे॥

ارتھات جوگ اس جیون کو سب کچھ مانتے ہیں وہ بار بار
میرے بندھنوں اور پھانسیوں میں آتے ہیں۔ جو لوگ
اس لوک کو مانتے اور پرلوک کو کچھ نہیں مانتے وہ لوگ
ناستک ہیں۔ اور ان کا جیون آریہ سدھانت کے ورودھ
ہے۔ مگر اس کے معنے آپ ہرگز یہ نہ سمجھیں کہ آریہ جیون
میں کیول پروکھش ہی ہونا چاہیئے۔ اور پرتیکھش کو بالکل
بھلا دینا چاہیے۔ یہ ہرگز نہیں بلکہ پرتیکھش اور پروکھش اپنے
میں ملانا چاہیئے۔ جہاں ہم پرتیکھش کو دیکھیں وہاں پروکھش
کا بھی خیال رکھیں۔ اور جہاں پروکھش کا چنتن کریں وہاں
پرتیکھش بھی ہمارے سامنے رہے۔

ہمارا جیون اس قسم کا ہونا چاہیئے جس میں ہماری زبان۔
ہمارے کان۔ آنکھ اور دوسرے شکتیاں پاپ میں استعمال
ہی نہ ہونے پائیں۔ ہمارا جیون دیو جیون ہو۔ اور ہمارا
آچرن وید انکول ہو۔ اسی لیئے پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہے
پرماتما ہمارا جیون شدہ ہو اور جن شکتیوں کا اوپر ذکر
کیا گیا ہے ان کا استعمال آپکی آنکھوں کے سامنے ہو اور
ہم انہیں اسی طرح سے برتیں جس طرح سے کہ آپ
رستہ دکھلائیں اور ہماری مرضی آپ کے آدھین ہو۔

گائیتری منتر میں بھی یہی پرارتھنا کی گئی ہے کہ ہم بنیں۔ پرماتمن آپ ہم کو اپنی طرف لے جائیں۔ بُدھی کو بل دیں چونکہ آپ ہاتھ سے پکڑ کر لیجانے والے اور راستہ دکھانے والے ہیں۔ یہ ساری شکتیاں آپ کے آدھین ہوں۔ اور کبھی آپ کے حکم کے باہر نہ ہوں بلکہ وہ آپکے حکم کے اندر چلیں۔

دھن ہے وہ پرش جسکی شکتیاں پرماتما کی آگیا میں ہیں اور جو اپنے جیون کو پرماتما کے پریم اور وشواش میں گذرتا ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب انسان پر Hypnotism کا عمل کارگر ہوتا ہے تو اُس وقت اس کی کیا حالت ہوتی ہے۔ پہلے منش اپنے من کے سنکلپ وکلپ چھوڑ کر چت کو ڈھیلا چھوڑ دیتا ہے اور پھر عامل اسے کہتا ہے کہ تم میرے برخلاف چلنے کی کوشش مت کرو یعنی مجھے resist مت کرو۔ اپنی مرضی مت رکھو بلکہ اپنا من میری مرضی پر چھوڑ دو۔ جب میڈیم ہپنوٹائزڈ ہو جاتا ہے تو عمل کرنے والا اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے اور پھر اس سے قسم قسم کے کرتب کراتا ہے۔ اسے رلاتا ہے ہنساتا ہے۔ نچاتا ہے۔ اور جو کام چاہے اس سے لے سکتا ہے۔ اسی طرح سے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا جیون دیو جیون ہو تو ہمارے لئے یہ ایک لازم امر ہے کہ ہم اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ کر ایشو پرائن ہو جاویں اور پرماتما کی

شکتیوں کو اپنے اوپر عمل کرنے دیں جو عمل کروانا نہیں چاہتے پرماتما ان سے دور ہے، اور جو عمل اپنے آپکو پرماتما کے ادھین کر دیتے ہیں پرماتما انکے نکٹ سے نکٹ ہے وشواش میں ہو کر سب سے پہلے پرندھان کا بھاو اپنے اندر پیدا کرو اور پھر تمہاری اندریاں پوتر ہونگی اور تمہاری شکتی بڑھیگی گایتری منتر میں دو باتیں خاص قابل غور ہیں۔ (۱) کہ ہم پرماتما کو اپنے ہردے میں دھارن کریں۔ (۲) پرماتما ہماری بدھی کو پریرنا کریں۔ وہ ہمارے من میں۔ ہردہ میں۔ بدھی میں۔ براجمان ہوں۔ جب یہ بھاؤ ہمارے اندر ہوگا تو ہمارے دل اور دماغ روشن اور پوتر ہونگے۔ اسی طرح سے اندریوں کی شکتیوں کو پرماتما کی آدھین کر دینا اور اس سے ہدایت مانگنا۔ یہی ایک دھارمک اور پوترتا کی زندگی ہے۔

آپ گیتا کو دیکھیں۔ بھگوان کرشن ارجن کو کہتے ہیں کہ ہے ارجن تو تو نمت ماتر ہے میں نے ان تمام کو مار دیا ہے۔ اور یہ ہے بھی سچ۔ جب اُپاسک اپنی مرضی کو پاسیہ دیو (پرماتما) کے آدھین کر دیتا ہے تو اُس سے کوئی کام ایسا نہیں ہو سکتا جو پرماتما کی مرضی کے برخلاف ہو۔ اسیطرح سے جو بھگت لوگ یا مہاں پرش ہیں۔ اگرچہ وہ دنیاوی کاموں میں لگے رہتے ہیں مگر وہ ان کرموں میں محض نمت ماتر ہوتے ہیں۔

اپنے آتما کو انت کرکے اُپاسک آخری منتر میں

پرارتھنا کرتا ہے۔

گیتا منتر

ہے بھگوان شو بھگوان پربھو آپ بھونگ اور پرمارتھک سکھ دینے والے آپ کے سامنے پورن ریتی سے نمسکار کرتے ہیں۔ اگر ہم نے سندھیا کی تو اس بھاؤ سے کہ ہم کو یہ ملے اور ہم کو وہ ملے۔ اگر ہم نے گا یتری جاپ کیا تو اسلئے کہ ہم کو دھن ملے اور ہماری نسکتیاں اچھی ہوں ہاں یہ سب کچھ اچھا ہے مگر ہے بھگون جب ہم آپکا آسرا لینگے تو پھر ایشور یہ ہم سے کہاں بھاگ سکتا ہے اور یہ چیزیں کب ہم سے دور رہ سکتی ہیں۔ ہے نیاکاری پرماتما جب ہم آپکا چنتن کرتے ہیں تو نیارسکا بھاو کس طرح ہم سے پرے رہ سکتا ہے۔ ہے دیالو پتا آپ دیا کے بھنڈار ہو آپ نیتا ہو اور سکل جگت کو اپنے نیم میں رکھنے والے ہو یہ سب کچھ آپ کے اندر موجود ہے۔ اور ہم نے سب کچھ آپ کے آشرے پر چھوڑ دیا ہے لیکن کسی بیرونی چیز کیواسطے نہیں (اگرچہ وہ بھی اچھی ہیں) بلکہ محض پوترتا کے لئے۔

اسے آتم سمرپن منتر کہتے ہیں۔ لوگ اسے صرف سندھیا

کا آخری منتر یعنی خاتمہ کا منتر ہی سمجھتے ہیں۔ اور نمہ کا ارتھ صرف ہاتھ جوڑ کر نمسکار کر دینا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ذرا ذرا آپ سوامی جی کے منتر کی طرف دھیان کریں یہ کیول خاتمہ کا منتر ہی نہیں بلکہ یہ ہے آتما کو سمرپن کرنے کا منتر کہ ہم اپنی مرضی کو اپنی شکتیاں۔ کرم۔ اچھا اور شریر سب کچھ ہے دینا ناتھ آپ کے نمت کرتے ہیں۔ کیا اونچا آدرش ہے کتنی اوچ پرارتھنا کی گئی ہے یہ بھاؤ ہم کو پہاڑ کی چوٹی کیطرف لیجاتے ہیں۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ ہم پتت ہیں اور وہ چوٹی جس پر ہمنے چڑھنا ہے بہت اونچی ہے۔ مگر ہمارا دھرم ہے کہ ہم اس پر چڑھنے کا پرتین کریں۔ ہم کئی بار گرینگے مگر پھر اٹھیں اور ہمت اور اتساہ سے اپنے آپ کو پرماتما کی گود میں لیجانے کی کوشش کریں آؤ ہم سب ملکر پرماتما سے پرارتھنا کریں کہ ہے دیا ندھے پرماتمن آپ ہم کو شکتی دیں تاکہ ہم اپنے آپ کو آپ کے آسترے پر ڈال سکیں۔ ہم کو بل دو تاکہ ہم آپکے چرنوں میں اپستھت ہوکر آپ کی ہدایت کو قبول کرسکیں ہماری اندریاں آپکے ماتحت ہوں ہماری بدھی نرمل ہو اور ہم خود غرضی سے خالی رہیں۔ آتم سمرپن کا بھاؤ اپنے اندر مضبوط ہو۔ ہے دینا ناتھ آپ کرپا کرو اور ہمیں سکتی دو کہ ہم اپنے آپ کو آپ کے چرنوں میں ڈال سکیں

دیامے پرماتما آپ ہماری اس نچہ پرارتھنا کو سویکار
کرو۔ اوم شانتی ! شانتی ! شانتی !

سندھیا

ٹریکٹ نمبر ۶

بابت ماہ بیساکھ سمت ۱۹۶۹

ینگ مینز آریہ سماج ٹریکٹ سوسائٹی

لاہور

مطبوعہ آریہ سٹیم پریس لاہور باہتمام لالہ شنکر داس

اوم

گایتری بھاشیہ

گایتری کی مہما اور سروپ } یہ وہ پوتر منتر ہے۔ جس کی مہما سارے شاستروں نے گائی ہے شرتی سمرتی۔ پران۔ اتہاس۔ سبھی اس کے گن گاتے ہیں۔ شاستروں میں اس منتر کے جپ پر بڑا زور دیا ہے۔ لکھا ہے۔ کہ یہ منتر جہاں ایک طرف شاریرک روگوں اور دکھوں کی نورتی تتھا اروگینہ (تندرستی) اور سکھوں کی پرورتی (تندرستی اور سکھوں کے بڑھانے) کا سادھن ہے۔ وہاں دوسری طرف آتما کو پرماتما سے ملاکر پرم آنند میں مگن کرنے کا تیبرتر (بہت سہل) اپائے ہے۔ منتر یہ ہے۔ اوم۔ بھور۔ بھوہ۔ سوہ۔ تت سوِتر۔ ورنیم۔ بھرگو۔ دیوسیہ دہی۔ مہی۔ دہی یو یونہ پرچودیات اسکے پوتر ارتھوں کو جاننے سے پہلے آپ ایک دو باتوں کی طرف دھیان دے لیں۔ اس منتر کو گایتری۔ ساوتری۔ گورو منتر۔ وید مکھیہ و وید ماتا۔ (اس منتر کا نام اور انکا نروچن) کہتے ہیں۔ گایتری چھند کا نام ہے۔ جسمیں یہ منتر گایا جاتا ہے۔ گایتری منتر چوبیس حروف کا ہوتا ہے اور اسکے تین پاد ہوتے ہیں ہر ایک پاد آٹھ حروف کا ہوتا ہے یہ منتر اس چھند میں پڑھا گیا اسلیے اسکا نام گایتری ہے ویدوں میں اور بھی بہت سے

منتر گایتری چھند میں ہیں۔ پر یہ منتر اپنی نرالی مہما کے کارن اتنا مشہور ہوگیا ہے۔ کہ گایتری منتر کہنے سے یہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ گایتری منتر تت سویتر سے شروع ہوتا ہے۔ رگ وید اور سام وید میں یہ منتر اتنا ہی ہے۔ اور یجر وید میں بھی چھتیسویں ادھیائے کے سوا باقی سب جگہ اتنا ہی آیا ہے یہ بھید کیوں ہے؟ دراصل گایتری منتر تو اتنا ہی ہے بھو۔ بھوہ۔ سوہ۔ یہ پہلے تین بڑے رہسیہ کے شبد (گوڑھ ارتھ والے) (Great mystrical words.) ہیں شت پتھ برہمن میں لکھا ہے تینوں لوکوں کا سار تین پرکار کے منتر ہیں

اسماء اعظم۔ (تریودھی (تین پرکار کے منتروں) منتروں کا سار تین مہاں (گوڑھ ارتھ والے شبد) ہیں تین مہاں (گوڑھ ارتھ والے شبدوں) کا سار اوم ہے" مہاں گوڑھ والے شبدوں سے پہلے "اوم" شبد ہے۔ سمرن رہے کہ کسی وید منتر کے ارنبھ میں اوم شبد نہیں (پر اوم شبد ہیں) پر اوم شبد وید منتر کا ایک ناتا ہوا حصہ ہے اس کے بنا وید منتر پورن نہیں گنا جاتا۔ بھگوان منو نے کہا ہے۔ وید پاٹھ کے شروع میں اوم نہ بولا جائے تو وہ پاٹھ بہہ جاتا ہے۔ (جسطرح پہاڑ پر پانی زور سے برستا ہے اور بہہ جاتا ہے پہاڑ پر اسطرح کا بہت تھوڑا اثر ہوتا ہے اسی طرح اوم شبد کے پڑھے بنا منتر کا بہت تھوڑا رہتا ہے اسلئے (اوم نام والے پرماتما کو

ہردے میں رکھکر منتر کا اچارن کرنا چاہیئے)

پہلے کہہ آئے ہیں۔ کہ گایتری چھند چوبیس اکھشروں کا ہونا ہے۔ پر اسمیں تیئس اکھشر ہیں۔ ایتریہ براہمن ۱۰۱ء۴ میں کہا ہے "ایک دو لفظوں کی کمی سے چھند بدل نہیں جاتے" پنگل میں ایسے چھند کو جسمیں ایک اکھشر کم ہو اسکو نچرد نام دیا ہے۔ سو پنگل کے انوسار یہ نچرد گایتری ہے ماترا کی کمی کو گانے میں پورا کرنے کے لیئے یہ نیم ہے۔ کہ یا۔ و کے کسی دوسرے ویجن کے ساتھ سنجوگ کو ہٹا۔ ہ سے پہلے "ئ - ی" بڑھاکر الگ کر لیتے ہیں۔ اس نیم سے "ورنیم" کو "وریئنیم" پڑھنے سے ماترا پوری ہو جاتی ہے۔ ساوتری۔ اس منتر کو ساوتری کہنے کا یہ کارن ہے۔ کہ اسکا دیوتا سویتا ہے۔ گورو منتر۔ گورو منتر کہنے کا ایک تو یہ کارن ہے کہ جب گورو اپنے شاگرد کو وید شروع کراتے ہیں۔ تو پہلے اس ہی منتر کے اپدیش کرتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اسمیں پرم گورو پرماتما کی پریرنا پر چلنے کی تعلیم دی ہے

وید مکھیہ و وید ماتا۔ وید کا پڑھنا اور ہر ایک دن سوادھیائے کا آرنبھ بھی اسی سے ہوتا ہے۔ اسلئے وید مکھیا کہلاتے۔ اور وید ماتا اسلئے کہ یہ سارے وید کو پڑھنے کا ادھیکار دلا دیتا ہے۔ اسکے پیچھے وید آتے ہیں۔ اتھرو وید میں یہ ایک منتر ہے۔ جسکو گایتری منتر کے جپ کے پیچھے و سوادھیائے کے پیچھے پڑھتے ہیں

ارتھ: میں نے وید ماتا کی ستتی کی ہے جو دوجوں کے پوتر کرنے والی
ہے ۔ وہ میرے لئے بڑی عمر ۔ نیک اولاد ۔ پشو ۔ کیرتی ۔ دھن اور
دھرم کے تیج کو پریرے اور یہ سب کچھ دیکر برہم لوک میں پرویش کرائے

اوم کی ویاکھیا

اوم شبد کی بناوٹ کی عظمت ۔ "اوم" پرماتما کا مکھ نام ہے ۔
مکھ نام ہونے میں اسکے دو بھید ہیں ۔ ایک شبد کی بناوٹ دوسرا
ارتھ پرماتما ویاپک ہے ۔ انکا مکھ نام وہی ہونا چاہئے ۔ جو
بانی کی اتپتی کے سارے استھانوں میں ویاپک ہو کر منہ سے نکلے ۔
بانی کی اتپتی کے استھان کنٹھ سے لیکر ہونٹوں تک ہیں اور
"اوم" अ ، उ ، म ان تینوں اکشروں سے بنا ہے
ان میں سے अ کنٹھ میں اچارن ہوتا ہے ۔
"उ" سارے مکھ کو والو سے بھرتا ہوا اچرت ہوتا ہے ۔
اسکے پیچھے म صرف ہونٹوں میں اچرت ہوتا ہے ۔ اس پرکار بانی
کے سارے استھانوں کو ویاپنے والا شبد یہی چھوٹا سا اور
سور بھر کر اچارن کیا جانیوالا نام ہے "اوم" ہی ہو سکتا ہے ۔ اور
کوئی نہیں ۔ یہ بھاری گن اسکی بناوٹ میں ہے ۔ دوسرا یہ بھی
کہ "اوم" ادیہ ہے ۔

اوبہ اُن سنسکرت شبدوں کو کہتے ہیں جن میں سنسکرت گریمر کے رُو سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی - ایک ہی روپ میں بنے رہتے ہیں - پرماتما میں بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی سدا ایک رس ورتمان رہتے ہیں - اس لیئے پرماتما کو اوبہ کہا ہے - سو اسی سادرسی (مشابہت) سے بھی یہ پرماتما کا مکھیہ نام ہونیکے یوگیہ ہے -

ارتھ کے لحاظ سے بھی اس نام میں بڑی یوگیتا ہے - تھوڑے لفظوں میں اوم کا ارتھ یہ ہے "ا" کا ارتھ ویشواز ارتھات یعنی اس استھول جگت کا ادھشٹاتا (دھارن کرنیوالا) پریرکھ (چلانیوالا) اور نینتا (نیم میں رکھنے والا) "اُ" کا ارتھ ہرن گربھ ارتھات سوکھشم جگت کا ادھشٹاتا -

پریرک اور نینتا - "م" کا ارتھ پراگیہ ارتھات کارن روپ پرکرتی کا ادھشٹاتا -

پریرکھ اور انتریامی نینتا سو اِس پرکار اِس نام سے پرماتما کو استھول سوکشم پراکرت جگت اور اُس کا مول کارن پرکرتی ان سب کا پرتپالک اور بس میں رکھنے والا بتلایا گیا ہے - جب تم اوم کا اچارن کرو - تمہارا من پرماتما کو اس پرکار ادھشٹاتا روپ سے دیکھو -

دیا ہر تیوں کا ارتھ بھو - ست بھوہ - بنانے والا - چت رکھو گا - بنانے والا سرو چیتن ہے ا سوہ -

سُکھ - انند :
سو ست چت آنند یہ ارتھ ہوا - یہی ارتھ سوامی شنکر
اچاریہ نے کیا ہے -
سارانش - اوم ست چت انند
ارتھات ستھول سوکشم جگت اور مول پرکرتی کا
ادھشٹھاتا ست چت آنند سروپ -
یہ پرماتما کا سروپ ہے - جو گائتری آدی میں گایا
جاتا ہے -
سو اس پرکار منتر کا پورا ارتھ یہ ہوا -

گائتری منتر کا پورا ارتھ

اوم ست چت آنند اُس پریرک (حرکت دینے والا) دیو
کے سب سے اُتم پرکاش سروپ تیجومے روپ کا ہم
دھیان دھرتے ہیں - جو ہمارے بدھیوں کو پریریت
(ویاکھیان) - اس منتر میں پرماتما کو سوِتا ارتھات پریرک
کے نام سے سمرن کیا ہے - اور اُن سے بدھی یاچنا
(پرارتھنا) کی ہے کہ وہ ہماری بدھیوں کے پریرک ہوں
یہ وشو اُن کی پریرنا میں چل رہا ہے - اُن کی آگیا کو
کوئی توڑ نہیں سکتا - پربھو کا ٹھیک اسی طرح

آگیا کاری بننے کی یہ منتر ہمیں سکھشا دیتا ہے۔ ہمیں
ایشور پراین ہونا سکھلاتا ہے ارتھات ہم اپنا سارا
بھروسہ ایشور پر چھوڑ دیں۔ کہیں ہے بھگوان ! تم جو
چاہتے ہو ہم سے کراؤ"! ایسی پوری سچی بھاونا سے
گائیتری منتر جپو۔ تو بہت جلدی پرم گورو پرماتما
تمہیں پیار کرینگے۔ اور تمہارے پریرک بن کر شبھ مارگ
سے لے چلینگے۔ جس پربھو نے تمہیں جنم دیا ہے۔ جس
نے تمہارے لالن پالن (پیار اور پرورش) کے لیے
ماتا پتروں کو جگت میں اتپن کیا ہے۔
جس نے تمہارے نرواہ کے لیئے اننت وستوئیں (بے حد پدارتھ)
اُتپن کیے ہیں اس جگت پربھو نے تمہیں اکیلے نہیں
چھوڑا ہے۔ وہ انترجامی روپ سے تمہارے ہردے
میں بیٹھے ہیں۔ تم اپنا آپ اُن کو سونپ دو۔
بھگتی بھاونا سے آتر (بھرپور) ہو کر اُن کو پکارو
اس لیئے تو یہہ گورو منتر کہلاتا ہے کہ آدمی گورو
کی پریرنا کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنیکا ہمیں اپدیش
دیتا ہے اسلیئے وید آرمبھ میں گورو لوگ اسی کا پہلے
اپدیش کرتے ہیں۔ اور اس لیئے اُپنین کے سمے جب
گورو اپنے برہمچاری کو پوچھتا ہے۔ "تو کس کا
برہمچاری ہے"! - تو اس کے جواب میں جب بالک

کہتا ہے - بھونا (آپ کا) تب آچاریہ کہتا ہے -

"इन्द्रस्य ब्रह्मचार्यस्यग्निराचार्यस्तवाह माचार्यस्तव"
تو اندر کا برہمچاری ہے - اگنی تیرا اچاریہ ہے - میں
تیرا اچاریہ ہوں"۔
ارتھات پہلے اُس کو پرماتما کا برہمچاری بنا کر۔
پرماتما میں اچاریتو (گورو بھاؤ) سویکار کر کے پیچھے
اپنے اچاریتو (گورو بھاؤ) کو سویکار کرتا ہے اس
لیئے کہ پرم گورو منش کا پرماتما ہے - جو سدا انترجامی
روپ سے اُس کے ہردے میں موجود ہے -
اس گرو سے سکھشا گرہن کرنا اور اُس پر چلنا
کس طرح سے ہوتا ہے - یہی سکھلانا اس
دوسرے گرو کا کام ہے - اندربل کا ادھشٹاتا
اگنی پرکاش کا ادھشٹاتا ہوئے سے پرماتما کو
کہا ہے - سو اس منتر کو جپتے وقت، پوری بھاونا
سے ایشور پرائن ہو جاؤ - اور سارا بھار اُس
پر چھوڑ دو - وہ تمہارا گورو ہوگا - اور اپنی
دونوں شکتی بل اور پرکاش پردان کرے گا -
اُس کی پریرنا کا گرہن کرو اور اُس پر چلو - یہی ایشور
پراینتا ہے - یہی آتم سمرپن ہے -
کہ اپنے آپ کو ایشور کے سمرپن کر دو - بس اتنا

ہی تمہارا کام ہے - پھر وہ آپ تمہیں سنبھال لینگے
بلی کا بچہ کیول اتنا ہی جانتا ہے کہ کس پرکار "میاؤں
میاؤں" کر کے اپنی ماتا کو پکارتا ہے - اُس کی پکار
سن کر بلی آپ ہی دوڑ آتی ہے۔

پھر آگے کیا کرنا ہے یہ سب وہی جانتی اور وہی
کرتی ہے کبھی دودھ پلاتی ہے - کبھی ایک جگہ سے
دوسری جگہ لے جاتی ہے ٹھیک اُسی طرح پرم دیالو
پرماتما ماتا کو پکارنا سیکھو - آگے تمہارا یوگ کشیم وہ
آپ اٹھا لینگے (تمہاری کوششوں اور ان کے لابھ کے
وہ خود مالک ہو جائیں گے) گیتا میں لکھا ہے -
کہ جو اس طرح میرے پرائن ہوتے ہیں - اُن کا یوگ
کشیم میں اٹھاتا ہوں - اس پرم تات پربھ کو انوبھو
کرتے ہوئے گائتری منتر کو جپو - بہت جلدی اس
کا پھل انوبھو کر لوگے۔

تمہارے بھروسے میں پرکاش بڑھ جاوے گا -
اور پاپ کی ساری کامنائیں مٹتی جاوینگی - گائتری
جپ کے وشئے میں بھگوان منو اپنا یہ نشچے بتلاتے
ہیں :-

सहस्त्र कृत्वस्त्वभ्यस्य वहिरेतत् त्रिकं द्विजः।
महतोप्येन सोमा सात् त्वचे वाहिर्विमुच्यते॥

دارتھ) جو دوج باہر (اکانت ہیں) ان تینوں (اوم و اسماء اعظم اور گائتری) کو ہزار بار ہر روز جپے تو ایک مہینہ جپ کرنے سے بڑے بھاری پاپ سے بھی اس طرح الگ ہو جاتا ہے - جیسے سانپ کینچلی سے اور پھر اس کے آگے یہ کہتے ہیں :-

ओंकार् पूर्विकास्तिस्रो महाव्याहृतयोऽव्ययाः।
त्रिपदा चैव सावित्रीविज्ञेयं ब्रह्मणो मुखम्॥ मनु० २।८१

اوم کار- پوروک رہت، تین مہا ویاہرتیاں جو کہ آو ناشی ہے - اور تین پدوں والی ساوتری یہ برھم کا مکھ جاننا چاہیے - دارتھات پرماتما کا دوار)

योऽधीतेऽहन्यहन्येतांस्त्रीणि वर्षाण्यतन्द्रितः।
स ब्रह्म परमभ्येति वायु भूतः खमूर्तिमान्॥ ८२॥

جو آکا غرمن ہو کر دن پرتی دن تین برس تک لگاتار ان کو جپتا ہے - وہ شریر رہت ہوا وایو کی طرح سوچھا چاری (اپنی اچھا کے مطابق چلنے والا ہو کر) ہوا پر برھم کو پراپت ہوتا ہے -

کتھا - اس پرم پوتر گائتری جپ کے وشے میں بہت سی پراچین اور نوین سمے کی کتھائیں ہیں - جگہ کی قلت کے کارن ان کو نہ لکھ کر کیول اکبر کے سمے کی ایک کتھا یہاں لکھتے ہیں - اکبر اور بیربر

(بیربل) دونو بازار میں گذر رہے تھے۔ اکبر نے دیکھا
کہ ایک برہمن دوکان پہ کوڑیاں مانگتا پھرتا ہے ایک
دوکاندار نے اُسے کچھ نہ دے کر جھڑک دیا۔ اور وہ
پھر اگلی دوکان پر جا کھڑا ہوا۔ یہ دیکھکر اکبر نے بیربل
سے کہا کہ دیکھئے بیربل یہ آپ کا پوجنیہ براہمن
ہے۔ بیربل کے دل پر اِس طعنے نے ایک چوٹ
سی لگائی۔ اور اُس نے دل میں ٹھان لیا کہ اس کو پوجیہ
بنا کر ہی چھوڑوں گا۔ بیربل نے تو اُس سمے تو کچھ
اُتر نہیں دیا۔ اور اکبر کے ساتھ اپنے کام پر چلا گیا
دوسرے دن اُس برہمن سے پوچھا تم کیوں مانگتے ہو
اُس نے کہا کہ نرواہ کے لیئے۔ تمہارا کتنے میں نرواہ
ہوتا ہے!۔ آٹھ آنے میں۔ آٹھ آنے پرتی دن مجھ
سے لے جایا کرو۔ اور جمنا کے کنارے پر جا کر میرے
لیئے دس بار گائتری جپ کیا کرو۔ برہمن نے منظور
کیا۔ اور ہر روز ایسا کرنے لگا۔
کچھ دن بعد اُس نے سوچا دس بار بیربر کے لیئے
جپتا ہوں۔ دس بار اپنے لیئے بھی جپ لیا کروں۔
ایسا کرنے سے اُس کے چہرے پر تیج آنے لگا۔
اور مکھ سے وشال ہردیہ (فراخ دلی) کی باتیں نکلنے
لگیں۔ بیربر تاڑ گیا۔ اور اُس نے کہا۔ برہمن مجھے

سے ہزار روپیہ ماہوار کو اور سو بار گائتری کا جپ
کرو۔ برہمن نے ایسا کیا۔ ساتھ ہی اپنے جپ کو بھی
بڑھا دیا۔ اور بڑھاتا چلا گیا۔ اپنے جپ کرتے آنند میں
اسے دھیان آیا کہ بیربل گائتری کی سچی مہما کو
جانتا ہے۔ اور میرے نرواہ سے بہت بڑھ کر مجھے
دیتا ہے۔ اور کیول سو بار گائتری جپواتا ہے۔ کیا
وے بھگوان جو بیربل کو دیتا ہے۔ مجھے نہیں دیگا
مانش مزدوری دیت ہیں تو کیوں راکھے بھگوان۔ آج
اس نے گائتری کے سچے ارتھ کو پا لیا اس نے بیربل
سے اپنا بھروسہ اٹھا لیا۔ اور بھگوان پر بھروسہ کیا
آیا اس بھروسے سے اسے نیا آنند ملا ہے۔ اور وے
اپنی سدھ بھول کر جپ میں لگا ہے۔ وہ تو
اپنے آپ کو بھول گیا ہے۔ پر جس نے ماتا کے پیٹ
میں اس کی سدھ لی تھی۔ وے پھر کیسے بھول سکتا
ہے۔ ایک بھگت جن وہیں اس کے کھانے کے لئے
لے آیا۔ اسے کھلایا اور پرنام کر کے چلا گیا۔ اب
لوگوں میں اس کی اٹل بھگتی کی چرچا پھیلی۔ اور اس
کے جیون نرواہ کے لئے وہیں اس کو بھوجن آدی
آنے لگا۔ مہینہ سماپت ہوا۔ پر وہ روپیہ لینے کے
لئے بیربر کے پاس نہ گیا۔ بیربر نے ایک ہفتہ

اور انتظار کیا اور روپیہ لے کر خود ہی اُس کے پاس گیا
اور کہا کہ مہاراج آپ روپیہ لینے نہیں آئے - اُس
نے کہا میرے نرواہ کے لئے سب کچھ یہیں آ
جاتا ہے میں اب آپ سے کچھ نہیں لونگا - بیربر نے
روپیہ ڈھیری کر کے کہا تو بھی یہ پچھلے روپیہ تو لیں -
جس کا آپ نے جپ کیا ہے - اُس نے کہا نہیں یہ لے
جائیے - آپ نے مجھے رستہ پر ڈالا ہے - اور اس مہینہ
کا جپ میں اُس کے بدلے میں دیتا ہوں -
بیربر نے سمجھا کہ یہ اب سچ مچ پوجیہ ہو گیا ہے -
براہمن کی بھگتی نے اب بڑی شہرت حاصل کر لی تھی
یہاں تک کہ اکبر کے کانوں تک اُس کی اٹل بھگتی
کی تعریف پہنچی - ایک دن اکبر بیربر کو ساتھ لئے ہوئے
اُس کے درشنوں کو گئے - اور ایک دو شالا اور اشرفیوں
کا تھال بھینٹ دھرا - برہمن نے کہا اِسے لے جاؤ -
مجھے حاجت نہیں - بیربر نے کہا "مہاراج جی یہ اکبر
بادشاہ ہیں" برہمن نے کہا "میں اکبر سے بڑا ہوں"
بیربر نے یہی تین دفعہ دھرایا - اور تین بار وہی اُتر
پایا - پر تیسری بار اتنا ادھک (زیادہ) جس نے مجھے
اپنا بنا لیا ہے - اکبر اُسی کا بھکاری ہے - اکبر نے اُس
کے چہرے کی طرف دیکھا اور تیج نہ سہار سکا سچ ہے

تیج ، برہم چرس (الیشوریہ طاقت) گائیتری ہے۔ وہ تیجوی اور برہم چرسی (برہم کی طاقت والا) ہو جاتا ہے۔ جو اس کو جانتا ہے"۔ اکبر درشن کر کے لوٹا اور راستے میں بیربر سے کہا آہا میں نے آج تک ایسا تجسوی نہیں دیکھا۔ اس پوجیہ تپسوی کے درشن سے کتنا دل خوش ہوا ہے۔ کہا نہیں جا سکتا۔ بیر نے کہا بادشاہ سلامت یہ وہی کوڑیاں مانگنے والا ہے۔ اکبر حیران ہو گیا۔ یہ کیسے! بیربر نے کہا یہ سب گائیتری کا پرتاپ ہے۔ پہلے اس کو اپنے گھر کی خبر نہ تھی۔ اس لئے مانگتا تھا۔ اب اس نے اپنے اشٹ کو پہچان لیا ہے اور نہال ہو گیا ہے۔ ہاں اب یہ وہی پوجیہ ہے۔ وشوا (دراصل) ہمارے اندر گائیتری کی مہما اس زور سے اتپن نہیں ہوتی ہے جس زور سے ہونی چاہیئے تھی۔ اگر اس کی سچی مہما کا بھید ہم پہ کھل جاوے۔ تو پھر کوئی بات ہے۔ کہ اس کے جپ سے ہمارا ہردہ پوتر نہ ہو جاوے۔ سچے ہردے سے اس کا جپ کرو۔ تو پھر دیکھو۔ کہ کس طرح آپ کے ہردے پر کاشمان (مندر) ہوتے ہیں چہروں پر کیسے تیج آتا ہے۔ جب ایسے بھروسے ایسے پریم۔ ایسی اٹل بھگتی کے ساتھ گائیتری کا جپ کرینگے۔ تو آپ ایک ہی دن کے جپ میں اپنے اندر

بڑی بھاری تبدیلی دیکھنگے - جب آپ اپنا بھروسہ پرمیشور پر چھوڑ دیں تو بھلا یہ کبھی ہو سکتا ہے - کہ پرمیشور آپ کو بھلا دیں - وہ اپنے بھگتوں کی جو اُن پہ بھروسہ کرتے ہیں - سدا ہی رکھشا کرتے ہیں - اس اٹل وشواس کو لے کر گاتیری کا جپ کرو اور اُس کے سچے بھگت ہو -

گاتیری منتر کے گمبھیر ارتھ اور آشیہ پر مہارشی شری سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج اور بے شمار پہلے چاروں (آچاریوں) نے بہت بہت پرکاش ڈالا ہے یہاں اختصار کے خیال سے ایک ہی ادھیاتم ارتھ کے وچار پر بس کیا جاتا ہے -

اوم

شانتی شانتی شانتی